دسواں دن

آیات:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قریب قریب آکر درس کی تعظیم کی نیّت سے ہوسکے تو دوزانو بیٹھ جایئے اگر تھک جائیں تو جسطرح آپ کو آسانی ہو اُسی طرح بیٹھ کر نگاھیں نیچی کیے توجُّہ کے ساتھ فیضانِ سُنَّت کا دَرس سنئے کہ لاپرواھی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنگلی سے کھیلتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سَہلاتے ہوئے سُننے سے اسکی بَرَکتیں زائل ہونیکا اندیشہ ہے۔

درود شریف کی فضیلت

سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّرپسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دَہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔" (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطّاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث ۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّد

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ٥

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب ان کے پاس تشریف لایا اللّٰہ کے یہاں سے ایک رسول ان کی کتابوں کی تصدیق فرماتا تو کتاب والوں سے ایک گروہ نے اللّٰہ کی کتاب پیٹھ پیچھے پھینک دی گویا وہ کچھ علم ہی نہیں رکھتے۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ان کے پاس اللّٰہ کی طرف سے ایک رسول تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ نے اللّٰہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں۔

{جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ: ان کے پاس رسول آیا۔} یہاں رسول سے مراد سرکارِ دوعالم، **محمد مصطفی** صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہیں اور چونکہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ توریت، زبور وغیرہ کی تصدیق فرماتے تھے اور خود ان کی کتابوں میں بھی حضور پر نور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری کی بشارت اور آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف واحوال کا بیان تھا اس لیے حضور انور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری اور آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا وجود مبارک ہی ان کتابوں کی تصدیق ہے، لہٰذا اس بات کا تقاضا تو یہ تھا کہ حضور اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی آمد پر اہل کتاب کا ایمان اپنی کتابوں کے ساتھ اور

زیادہ پختہ ہوتا مگر اس کے برعکس انہوں نے اپنی کتابوں کے ساتھ بھی کفر کیا۔ مشہور مفسر سُدِی کا قول ہے کہ جب رسول کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوئی تو یہودیوں نے توریت اور قرآن کا تقابل کیا اور جب دونوں کو ایک دوسرے کے مطابق پایا تو انہوں نے توریت کو بھی چھوڑ دیا۔ (در منثور، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۱/۲۳۳)

}وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ: اپنی پشتوں کے پیچھے۔{ پیٹھ پیچھے پھینکنے سے مراد ہے اس کتاب کی طرف بے التفاتی کرنا۔ حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان ہے کہ یہودیوں نے توریت کو ریشمی غلافوں میں سونے چاندی کے ساتھ مزین کر کے رکھ لیا اور اس کے احکام کو نہ مانا۔ (تفسیر جمل، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۱/۱۲۷)

قرآن مجید سے متعلق مسلمانوں کی حالت زار:

اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل نہ کرنا اسے پیٹھ پیچھے پھینکنے کے مترادف ہے اگرچہ اسے روز پڑھے اور اچھے کپڑوں میں لپیٹ کر رکھے جیسے یہودی توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر ایمان نہ لائے تو اس پر عمل نہ کیا گیا گویا اسے پسِ پشت ڈال دیا۔ آج کے مسلمانوں کا حال بھی اس سے بہت مشابہ ہے کہ قرآن پاک کے عمدہ سے عمدہ اور نفیس نسخے گھروں اور مسجدوں میں الماریوں کی زینت تو ہیں، ریشمی غلاف بھی ان پر موجود ہیں لیکن پڑھنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی حالت یہ ہے کہ ان الماریوں اور ریشمی غلافوں پر گرد کی تہہ جم چکی ہے اور حقیقتاً وہ گرد ان غلافوں پر نہیں بلکہ مسلمانوں کے دلوں پر جمی ہوئی ہے۔ آج کہاں ہیں وہ مسلمان جنہیں قرآن کے حلال

وحرام کا علم ہو؟ جنہیں اسلامی اخلاق کا پتہ ہو؟ جن کے دل اللّٰہ تعالیٰ کی آیات سن کر ڈر جاتے ہوں اور ان کے اعضا اللّٰہ تعالیٰ کے خوف سے کانپ اٹھتے ہوں؟ جن کے دل و دماغ پر قرآن کے انوار چھائے ہوئے ہوں۔ افسوس!

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اس آیت سے اشارۃً معلوم ہوا کہ قرآن شریف کی طرف پیٹھ نہیں کرنی چاہیے کہ یہ بے رخی اور بے توجّہی کی علامت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بے عمل آدمی جاہل کی طرح ہوتا ہے بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ عَلٰی مُلْكِ سُلَیْمٰنَ ج وَمَا كَفَرَ سُلَیْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّیٰطِیْنَ كَفَرُوْا یُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ق وَمَاۤ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَیْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ط وَمَا یُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى یَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ط فَیَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا یُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَیْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ط وَمَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط وَیَتَعَلَّمُوْنَ مَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ ط وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ قف ط وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ط لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ۝

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کے پیرو ہوئے جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلطنت سلیمان کے زمانہ میں اور سلیمان نے کفر نہ کیا ہاں شیطان کافر ہوئے لوگوں کو جادو سکھاتے ہیں اور وہ (جادو) جو بابل میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اترا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو نری

آزمائش ہیں تو اپنا ایمان نہ کھو تو ان سے سیکھتے وہ جس سے جدائی ڈالیں مرد اور اس کی عورت میں اور اس سے ضرر نہیں پہنچا سکتے کسی کو مگر خدا کے حکم سے اور وہ سیکھتے ہیں جو انہیں نقصان دے گا نفع نہ دے گا اور بیشک ضرور انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور بیشک کیا بری چیز ہے وہ جس کے بدلے انہوں نے اپنی جانیں بیچیں کسی طرح انہیں علم ہوتا۔

ترجمۂ کنزالعرفان: اور یہ سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ اس کے ذریعے کسی کو اللّٰہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سودا لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے۔

[وَاتَّبَعُوْا: وہ جادو کے پیچھے پڑ گئے۔} شانِ نزول: حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کو اس سے روکا اور ان کی کتابیں لے کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کر دیں۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی

وفات کے بعد شیاطین نے وہ کتابیں نکال کر لوگوں سے کہا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اسی کے زور سے سلطنت کرتے تھے۔ بنی اسرائیل کے نیک لوگوں اور علماء نے تو اس کا انکار کیا لیکن ان کے جاہل لوگ جادو کو حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم مان کر اس کے سیکھنے پر ٹوٹ پڑے، انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی کتابیں چھوڑ دیں اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ملامت شروع کی۔ ہمارے آقا محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانے تک یہی حال رہا اور اللّٰہ تعالیٰ نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جادو سے براءت کا اظہار فرمایا۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۱/۷۴)

[وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ: اور سلیمان نے کفر نہ کیا۔} اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں سے دشمنوں کے الزام دور کرنا اللّٰہ تعالیٰ کی سنت ہے جیسا کہ لوگوں نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جادو گری کی تہمت لگائی اور اللّٰہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس تہمت کو دور فرمایا۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جادو کرنا کبھی کفر بھی ہوتا ہے جبکہ اس میں کفریہ الفاظ ہوں۔

[هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ: ہاروت اور ماروت۔} ہاروت، ماروت دو فرشتے ہیں جنہیں بنی اسرائیل کی آزمائش کیلئے اللّٰہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔ ان کے بارے میں غلط قصے بہت مشہور ہیں اور وہ سب باطل ہیں۔ (خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۲، ۱/۷۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے ہاروت اور ماروت کے بارے میں جو کلام

فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ "ہاروت اور ماروت کا واقعہ جس طرح عوام میں مشہور ہے آئمہ کرام اس کا شدید اور سخت انکار کرتے ہیں، اس کی تفصیل شفاء شریف اور اس کی شروحات میں موجود ہے، یہاں تک کہ امام اجل قاضی عیاض رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: "ہاروت اور ماروت کے بارے میں یہ خبریں یہودیوں کی کتابوں اور ان کی گھڑی ہوئی باتوں میں سے ہیں۔ اور راجح یہی ہے کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں جنہیں اللّٰہ تعالیٰ نے مخلوق کی آزمائش کے لئے مقرر فرمایا کہ جو جادو سیکھنا چاہے اسے نصیحت کریں کہ " اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ " ہم تو آزمائش ہی کے لئے مقرر ہوئے ہیں تو کفر نہ کر۔ اور جو ان کی بات نہ مانے وہ اپنے پاؤں پہ چل کے خود جہنم میں جائے، یہ فرشتے اگر اسے جادو سکھاتے ہیں تو وہ فرمانبرداری کر رہے ہیں نہ کہ نافرمانی کر رہے ہیں۔(الشفائ، فصل فی القول فی عصمۃ الملائکۃ، ص۱۷۵-۱۷۶، الجزء الثانی، فتاوی رضویہ، کتاب الشتی، ۳۹۷/۲۶)

فرشتوں کی عصمت کا بیان:

فرشتوں کے بارے میں عقیدہ یہ ہے کہ یہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝" (تحریم: ۶)

ترجمۂ کنز العرفان: وہ (فرشتے) اللّٰہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:

"وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ۝ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝" ۩ (نحل: ۴۹-۵۰)

ترجمۂ کنز العرفان: اور فرشتے غرور نہیں کرتے۔ وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

امام فخر الدین رازی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "اس آیت سے ثابت ہوا کہ فرشتے تمام گناہوں سے معصوم ہیں کیونکہ اللّٰہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ وہ غرور نہیں کرتے اس بات کی دلیل ہے کہ فرشتے اپنے پیدا کرنے والے اور بنانے والے کے اطاعت گزار ہیں اور وہ کسی بات اور کسی کام میں بھی اللّٰہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے۔ (تفسیر کبیر، النحل، تحت الآیۃ: ۵۰، ۷/۲۱۷-۲۱۸)

{ فَلَا تَكْفُرْ : تو کفر نہ کر۔} ہاروت وماروت کے پاس جو شخص جادو سیکھنے آتا تو یہ سکھانے سے پہلے اسے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے کہ جادو سیکھ کر اور اس پر عمل کر کے اور اس کو جائز وحلال سمجھ کر اپنا ایمان ضائع نہ کر۔ اگر وہ ان کی بات نہ مانتا تو یہ اسے جادو سکھا دیتے۔

جادو کی تعریف اور اس کی مذمت:

علماء کرام نے جادو کی کئی تعریفیں بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ کسی شریر اور بدکار شخص کا مخصوص عمل کے ذریعے عام عادت کے خلاف کوئی کام کرنا جادو کہلاتا ہے۔ (شرح المقاصد، المقصد السادس، الفصل الاول فی النبوۃ، ۵/۷۹)

جادو فرمانبردار اور نافرمان لوگوں کے درمیان امتیاز کرنے اور لوگوں کی آزمائش کے لیے نازل ہوا ہے، جو اس کو سیکھ کر اس پر عمل کرے کافر ہو جائے گا بشرطیکہ اُس جادو میں ایمان کے خلاف کلمات اور افعال ہوں اور اگر کفریہ کلمات وافعال نہ ہوں تو کفر کا حکم نہیں ہے۔

یہاں مزید تین مسئلے یاد رکھیں:

...(1) جو جادو کفر ہے اس کا عامل اگر مرد ہو تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔

... 2) جو جادو کفر نہیں مگر اس سے جانیں ہلاک کی جاتی ہیں تو اس کا عامل ڈاکو کے حکم میں ہے مرد ہو یا عورت۔ یعنی اس کی سزا بھی قتل ہے۔

...(3) اگر جادوگر توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہے۔ (مدارک، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۲، ص ۶۹)

احادیث میں جادو کی بہت مذمت کی گئی ہے، چنانچہ حضرت عثمان بن ابی عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں، میں نے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے سنا: ''اللّٰہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رات کی ایک گھڑی اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے اور ارشاد فرماتے: ''اے آلِ داؤد! اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ اس گھڑی اللّٰہ تعالیٰ جادوگر اور (ناحق) ٹیکس لینے والے کے علاوہ ہر ایک کی دُعا قبول فرماتا ہے۔

(مسند امام احمد، مسند المدنیین، حدیث عثمان بن ابی العاص الثقفی، ۵/۴۹۲، الحدیث: ۱۶۲۸۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''شراب کا عادی، جادو پر یقین رکھنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الکھانۃ والسحر، ۷/۶۴۸، الحدیث: ۶۱۰۴)

یاد رہے کہ یہاں جادوگر کے بارے میں جو سزائیں بیان کی گئیں یہ سزائیں دینا صرف اِسلامی حکومت کا کام ہے، عوامُ النَّاس کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں، البتہ ہر ایک کو چاہئے کہ جادو کرنے

والوں سے دور رہے۔ نیز جادو سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے کتاب "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کی دوسری جلد کا مطالعہ فرمائیں۔

[وَمَاهُمْ بِضَآرِّيْنَ: اور وہ نقصان پہنچانے والے نہیں۔} اس آیت سے چند مسائل معلوم ہوئے:

...(1) مؤثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مَشِیَّت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کرسکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شِفا نہ دے سکے۔

...(2) جادو میں اثر ہے اگرچہ اس میں کفریہ کلمے ہوں۔

...(3) جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفا کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچ سکتے ہیں۔ جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں، اندھوں اور کوڑھیوں کو شفا بخشنا خود قرآن مجید میں موجود ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۠

ترجمۂ کنز الایمان: اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے کسی طرح انہیں علم ہوتا۔

ترجمۂ کنز العرفان: اور اگر وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے۔

{وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا: اگر وہ ایمان لاتے۔} فرمایا گیا کہ اگر یہودی حضور، سیدِ کائنات صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی

عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اور قرآنِ پاک پر ایمان لاتے تو اللّٰہ تعالیٰ کے ہاں کا ثواب ان کیلئے بہت اچھا ہوتا کیونکہ آخرت کی تھوڑی سی نعمت دنیا کی بڑی سے بڑی نعمت سے اعلیٰ ہے۔

نیکی کی دعوت

گناہ کے باوُجود خوش رہنا جہنَّم میں گرا سکتا ہے!

ایکِ عبادت گزار کا قول ہے: اگر کوئی شخص گناہ کرے اور ہنسے تو یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ اُس بے باک کو جہنَّم میں ڈال دے گا اور وہاں وہ روئے گا اور اگر کوئی شخص طاعت و بندگی بجالائے پھر بھی خوفِ خدا عزوجل کے باعِث روئے تو بالیقین اللہ عزوجل اُسے جنَّت میں داخِل فرمائے گا اور وہ وہاں خوشی سے رہے گا۔ (المنبہات علی الاستعداد لیوم المعاد ص ۵ مُلَخَّصا)

عمر بدیوں میں ساری گزاری ہائے پھر بھی نہیں شرمساری
بخش محبوب کا واسِطہ ہے، یاخدا تجھ سے میری دُعا ہے

بے باکی سے گناہ کرنا بہت سخت بات ہے

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ بُرا اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے مگر ہنس ہنس کر اور بے باکی (یعنی بے خوفی) کے ساتھ گناہ کرنا یہ بَہُت زیادہ تباہ کُن ہوتا ہے، بے دھڑک گناہ کرڈالنے والوں کو اللہ عزوجل کے قہر و غضب سے ڈر جانا چاہئے، خدا کی قسم! جہنَّم کی گرمی کوئی برداشت نہیں کرسکے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 10 سورۃ التوبۃ کی آیت نمبر 81 تا 82 میں جہنَّم کی حالت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ

ترجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ جہنَّم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انھیں سمجھ ہوتی تو انہیں چاہئے

کہ تھوڑا ہنسیں اور بہت روئیں۔

۔۔۔۔تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی مذکورہ آیاتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنا چاہے کتنی ہی درازمدّت کے لئے ہو مگر وہ آخِرت کے رونے کے مُقابِل تھوڑا ہے کیونکہ دُنیا فانی (یعنی فنا ہونے والی) ہے اور آخِرت دائم (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے اور باقی ہے۔ یعنی آخِرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل (یعنی گناہ) کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سیِّدِ عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہُت روتے۔ (صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۲۴۳ حدیث ۶۴۸۵)

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش! ہر دم
تِرے خوف سے یاخدا یاالٰہی

اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والو!

اے ہنس ہنس کر گناہ کرنے والے نادانو! اِس سے قبل کہ موت تمہاری غفلت بھری ہنسی کا خاتِمہ کر دے سچّی توبہ کرلو! خود کو ڈرانے، سنجیدہ بنانے اور جہنّم میں روتے ہوئے جانے سے بچانے کیلئے اِس رِوایت پر غور کرو! جس میں سرورِ عالم، نورِ مجسّم، شَہَنشاہِ آدم وبنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا ہے: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہوسکے تو رونے کی کوشِش کیا کرو کیونکہ جہنّم میں جہنّمی روئیں گے یہاں تک کہ اُن کے آنسو ان کے چِہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ اُن میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ (شرحُ السّنۃ للبغوی ج ۷ ص ۵۶۵ حدیث ۴۳۱۴) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اِس

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیتے جی اپنے گناہوں کے ڈر، رب (عزوجل) کے خوف، اُس کی رَحمت کے شوق، اُس کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) کے عشق میں جتنا ہوسکے رولو ایسے رونے کا انجام ان شاء اللہ (عزوجل) خوشی وشادمانی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۵۴۵)

مجھ خطا کار پر بھی عطا کر بے حساب بخش دے ربِّ اکبر
مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

رِقّت انگیز دعا کی چوٹ نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان کو بھگانے، سوئی ہوئی قسمت جگانے، خوفِ خدا عزوجل میں رونے کا جذبہ بڑھانے سچی توبہ کی سعادت پانے، غمِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں آنسو بہانے اور اپنا سینہ مدینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھتے رہئے، نَمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، مَدَنی اِنعامات کے مطابِق زندگی گزاریئے اور اِس پر استِقامت پانے کیلئے ہر روز ''فکرِ مدینہ'' کرکے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتِدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار کو جمع کروادیجئے اور اپنے اِس مَدَنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشِش کرنی ہے'' کے حُصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرا سفر کیجئے۔ آیئے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں: تاندلیانوالہ (ضلع

سردار آباد پنجاب پاکستان)کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: الحمد للہ عزوجل میں نے جب پہلی بار(۱۴۲۶ھ بمطابق 2005ء)میں تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بَینَ الا قوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتماع(صَحرائے مدینہ،مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان)میں شرکت کی تو مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا اور اِس قَدَر جذبہ ملا کہ بابُ المدینہ کراچی آکر دعوتِ اسلامی کے جامِعۃُ المدینہ میں درسِ نِظامی کے اندر داخِلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت الحمدللہ عزوجل دورَۂ حدیث کر رہا ہوں۔ میرا ایک دوست پہلے مَدَنی ماحول میں تھا مگر وہ شرابی دوستوں کی صُحبت کے سبب خراب ہو گیا اور معاذ اللہ عزوجل نَماز پڑھنی بھی چھوڑ دی۔ مجھے اس کا بَہُت قَلَق(یعنی دُکھ)تھا۔ میں جب بھی اپنے گاؤں مَسَرِیرہ چک، تاندلیانوالہ جاتا اُس پر اِنفِرادی کوشِش کرتا،وہ سُنی ان سُنی کر دیتا، مگر میں نے ہِمّت نہ ہاری۔

الحمد للہ عزوجل میں نے(۱۴۲۷ھ بمطابق 2006ء)میں پھر اُس کو بینَ الاقوامی تین روزہ سنّتوں بھرے اجتِماع(صَحرائے مدینہ،مدینۃ الا ولیاء ملتان شریف پاکستان)کی دعوت پیش کی۔اجتِماع آیا اور گزر گیا میری اُن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ عید کے دن میں نے اپنے گھر میں سے جھانکا تو ایک ہلکی سی داڑھی والے باعمامہ اسلامی بھائی دُور سے ہمارے گھر کی طرف بڑھے چلے آرہے تھے، میں ان کو پہچان نہ سکا،جب وہ قریب آئے تو میں خوشی سے اُچھل پڑا کیوں کہ یہ تو میرے وُہی بچھڑے ہوئے دوست تھے، میں نے دوڑ کر جوشِ مَحَبَّت میں ان کو سینے سے چِمٹا لیا۔اور مَدَنی ماحول میں واپَسی پر مبارَکباد پیش کی۔جب اِس مَدَنی انقِلاب کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے: آپ کی دعوت پر تین روزہ سنّتوں بھرے اجتِماع(صَحرائے مدینہ ملتان شریف پاکستان)میں حاضِر ہوا تھا،وہاں اِختِتامی رِقّت انگیز دعا میں میرے

دل پر مَدَنی چوٹ لگ گئی، دُعا میں خوفِ خدا عزوجل کے سبب رونا دھونا مچا ہوا تھا، میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا کہ دیکھ تو سہی! نیک پرہیز گار عاشِقانِ رسول تو گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اپنے پَروَردگار عزوجل کے دربار میں گڑگڑا رہے ہے اور آنسو بہا رہے ہیں جبکہ تُو تو یقینی طور پر سرتا پا گناہوں میں گِھرا ہوا ہے مگر تجھے اِس کا کوئی احساس نہیں! بس بھائی! میرا بھی بند ٹوٹا، میں بھی خوب رویا اور رو رو کر میں نے اپنے سابِقہ گناہوں سے توبہ کی اور اُسی وَقت داڑھی شریف بڑھانے اور عمامہ پاک سجانے کی پکی نیّت کر لی۔ الحمدللہ عزوجل انہوں نے پُر جوش انداز میں " دعوتِ اسلامی" کے مَدَنی کاموں کی دھومیں مچانی شُروع کر دیں۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچّھوں کے پاس آ کے پا مَدَنی ماحول
تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقّی کا باعِث بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کلیجہ ہلا دینے والی ایک سچّی داستان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے ہمیں یہ درس ملا کہ بِالخصوص اپنے جاننے پہچاننے والوں کی بد اعمالیوں پر دل جلاتے رہنا اور ان پر انفِرادی کوشِش کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے کہ نہ جانے کب کسی کا دل چوٹ کھا جائے! نیز یہ بھی درس ملا کہ بُری صحبت سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہئے کہ یہ اچّھے بھلے نیک انسان کو بھی شیطان کے قدموں میں لا پٹختی ہے۔ یہ تو اُن اسلامی بھائی کی خوش نصیبی کہ اپنے ہمدرد اسلامی بھائی کی کُڑھن اور انفِرادی کوشِش کے صدقے شرابیوں کی صُحبتوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، ورنہ بُری صحبت اور بِالخصوص شرابیوں اور جُواریوں کی سنگت ایسا تباہ کرتی ہے کہ تباہی بھی لرز اٹھتی ہے! جُواریوں کی صُحبت کے بھیانک انجام کی ایک سچّی داستان سناتا ہوں، کلیجہ تھام کر سنئے اور بُری صحبت سے

ہمیشہ ہمیشہ کیلئے توبہ کیجئے چُنانچِہ پنجاب (پاکستان) کے ایک محلّے میں ایک عجیب وغریب بدبو محسوس ہونے لگی،علاقے والوں کی خوب جُستجو کے بعد کہیں جا کر بدبو کا سراغ ملا،وہ بدبو ایک بند گھر سے آرہی تھی۔چُنانچِہ پولیس کو اطِّلاع دی گئی۔جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخِل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رُونگٹے کھڑے ہوگئے کہ وہاں چارپائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصے گل سڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رِینگ رہے تھے۔یہ منظر دیکھ کر بچّوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہوگئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نوجوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اِس علاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رِہائش پذیر تھااور بعض جُواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ایک دن یہ نوجوان اپنے دوستوں سے جُوا میں بہُت ساری رقم جیت گیا،ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لُوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کَسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اُتار دیا، پھر اسے بے گوروکفن چھوڑ کر تالا لگا کر فِرار ہوگئے۔

اے جُواری تُو جوئے سے باز آورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا
تُو نشے سے باز آمت پی شراب دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب
ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر
قبر سن لے آگ سے جائیگی بھر

(وسائلِ بخشش ص۲۶۹،۲۶۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ریاکاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب ، دانائے غُیوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ تقرُّب نشان ہے : ''اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں میرے قریب تَر وہ ہوگا ، جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔'' (جامع الترمذی ، أبواب الوتر ، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، الحدیث ۴۸۴ ، ج ۲ ، ص ۲۷)

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالی علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُول ثواب کی خاطر بیان سننے سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم " نیة المومن خیر من عمله " مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

دو مدنی پھول:

(۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا

(۲) جتنی اچھی نیتیں زیادہ ،اُتنا ثواب بھی زیادہ

بیان سننے، کرنے کی نیتیں

(۱) نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گا(۲) علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گا (۳) صلو علی الحبیب ، اذکر وااللہ ، توبوا الی اللہ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دلجوئی کیلئے بلند آواز سے جواب دوں گا(۴) میں بھی نیت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی رضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے بیان کروں گا(۵) دیکھ کر بیان کروں گا(۶) نیکی کا حکم دوں گا اور برائی سے منع کروں گا(۷) نظر کی حفاظت کا ذہن بنانے کی خاطر حتی الامکان نگاہیں نیچی رکھوں گا۔

72 مدنی انعامات کے رسالے کی ترغیب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا جامع مجموعہ بنام "- مَدَنی انعامات " عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخِرت بہتر بنانے کے لئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72مَدَنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مَدَنی انعامات کا بغور مُطَالَعَہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مَدَنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستَحَبات

پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصُول کے مَدَنی پھول خوشبو پھیلارہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی بَرَکتیں لٹارہے ہیں۔ترغیب و تحریص کے لیے ان مَدَنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کیساتھ شرکت رہی تو ان شآء اللہ عزوجل آپ کا دل مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنے لے لئے بے قرار ہوجائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مَدَنی انعام نمبر 45میں فرماتے ہیں َ

آج آپ نے عاجِزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفَاق اور ریاکاری کا ارتکاب تو نہیں کیا؟ مثلًا اسطرح کہنا کہ میں حقیر ہوں،کمینہ ہوں وغیرہ جب کہ دل میں خود کو حقیر نہ سمجھتا ہو۔

خلاصہ بیان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! باطِنی گناہوں میں سب سے زیادہ پوشیدہ گناہ ریاء ہے۔۔آج میں آپ کے سامنے ریاکاری کے متعلق کچھ مدنی پھول پیش کروں گا، سب سے پہلے ریاکاری سے متعلق ایک روایت بیان کروں گا، پھر ریاکاری کی مذمّت پر چند آیات قرآنی واحادیث مبارکہ کے ساتھ ساتھ ریاکاری کی تعریف، چند مثالیں، پہچان کا طریقہ بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔اُس کے بعد مرض ریا کا علاج آپ کے گوش گزار کروں گا اور اگرعلاج کارگر نہ ہوا توایک مشورہ بھی عرض کروں گا۔ آیئے سب سے پہلے روایت سُنتے ہیں۔

رِیاکار کے چار نام

ایک شخص نے دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی : ''کل بروزِ قیامت کونسی چیز نجات دلائے گی؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا : ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددیانتی نہ کرنا۔'' تو اس نے پھر عرض کی : ''بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ بددیانتی کیسے کر سکتا ہے؟'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا : ''اس طرح کہ تم کوئی ایسا کام کرو جس کا حکم تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول نے دیا ہو لیکن تمہارا مقصود غیرُاللہ کی رضا کا حصول ہو، لہٰذا رِیاکاری سے بچتے رہو کیونکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک ہے اور قیامت کے دن ریاکار کو لوگوں کے سامنے چار ناموں سے پکارا جائے گا یعنی ''اے بدکار! اے دھوکے باز! اے کافر! اے خسارہ پانے والے! تیرا عمل خراب ہوا اور تیرا اجر برباد ہوا، لہٰذا آج تیرے لئے کوئی حصہ نہیں، اے دھوکا دینے کی کوشش کرنے والے! اب تُو اپنا ثواب اس کے پاس جاکر تلاش کر جس کے لئے تو عمل کیا کرتا تھا۔' (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرۃ الثانیۃ، الشرک الاصغر۔۔۔۔۔الخ، ج،)

اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت سے ہمیں بھی عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنے والے کو قیامت کے دن کس قدر ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اوّل تو نفس و شیطان ہمیں نیکیاں کرنے نہیں دیتے اور اگر ہم خُوب کوشش کرکے نیک عمل کرنے میں کامیاب ہو بھی جائیں تو نفس و شیطٰن ہماری عبادت کو مقبول ہونے سے روکنے کے لئے

اپنا پورا زور لگا دیتے ہیں، اس کے لئے ہماری عبادت میں کوئی ایسی غَلَطی کروا دیتے ہیں جو اِسے ضائع کر دیتی ہے یا پھر عبادت کے بعد ہمارے دل میں نام و نُمُود کی خواہش گھر کر لیتی ہے، کوئی ہماری نیکیوں کا چرچا کرے نہ کرے ہم خُود بلاضرورتِ شرعی اپنی نیکیوں کا اظہار کر کے "اپنے منہ میاں مِٹھو" بننے سے باز نہیں آتے اور یوں نفس و شیطان کے پھیلائے ہوئے جال یعنی رِیاکاری میں جا پھنستے ہیں۔ مثلاً کوئی کہتا ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں (حالانکہ ماہِ رَمَضانُ المبارک کے روزے تو فرض ہیں پھر بھی وہ ریاکار جو کہ دو ماہ کے نفلی روزے رکھتا ہے اپنی ریاکاری کا وزن بڑھانے کیلئے کہتا ہے میں ہر سال تین ماہ یعنی رَجَب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتا ہوں۔ ولَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ۔) کوئی بولتا ہے: میں اتنے سال سے ہر ماہ اَیّامِ بِیض (یعنی چاند کی '13،14،15' تاریخ) کے روزے رکھ رہا ہوں، کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اعلان کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے: میں روزانہ اتنے دُرُود شریف پڑھتا ہوں، اتنے عرصے سے دلائلُ الخیرات شریف کا وِرْد کر رہا ہوں۔ اتنی تِلاوَت کرتا ہوں، ہر ماہ فُلاں مدرَسے کو اتنا چندہ پیش کرتا ہوں۔ اَلْغَرَض خواہ مخواہ اپنے نوافِل، تہجُّد، نفلی روزوں اور عبادتوں کا خوب چرچا کیا جاتا ہے۔ آہ! اے اِخلاص تُو کہاں ہے؟ (افادات: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ)

نَفْسِ بدکار نے دل پہ یہ قیامَت توڑی عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

آیاتِ قرآنی سے ریاکاری کی مذمت

اعمال برباد ہو جائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نیت سے اس ضمن میں بطورِ "نیکی کی دعوت" چند آیات مبارکہ سماعت فرمایئے۔یقیناً دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان ریاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہوجائے گا۔ چنانچہ پارہ 12 آیت نمبر 15 میں ربُّ العباد عزوجل کاارشادِ عبرت بنیاد ہے :

مَنۡ کَانَ یُرِیۡدُ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا وَ زِیۡنَتَہَا نُوَفِّ اِلَیۡہِمۡ اَعۡمَالَہُمۡ فِیۡہَا وَہُمۡ فِیۡہَا لَا یُبۡخَسُوۡنَ O اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَہُمۡ فِی الۡاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ ۫ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡہَا وَ بٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ O(پ ۱۲، ھود: ۱۶،۱۵)

ترجمہ کنزالایمان : جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے، یہ ہیں وہ جن کے لیے آخرت میں کچھ نہیں مگر آگ اور اکارت گیا جو کچھ وہاں کرتے تھے اور نابود ہوئے جو ان کے عمل تھے۔

حضرت سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رِیاکاروں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کابدلہ دے دیا جاتاہے اور ان پر ذرّہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔ (تفسیرِ طَبَری ج ۷ ص ۱۳)

جہنم کی وادی ریاکاروں کا ٹھکانہ ہوگی

اسی طرح قرآن پاک میں ایک اور مقام پر ریاکاروں کی مذمت بیان کرتے ہوئے آیا کہ دکھاوے کی

نمازیں پڑھنے والے بد نصیبوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ چنانچہ پارہ 30 سورت الماعون آیت نمبر 4 تا 7 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ O الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ O الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ O وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ O

ترجمہ کنزالایمان: توان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں، وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔ (پ۳۰، الماعون: ۴ تا ۷)

دکھاوے سے مجھ کو الٰہی بچانا مجھے اپنی رحمت سے مخلِص بنانا

احادیث مبارکہ سے ریاکاری کی مذمت

ریاکارانہ عمل قبول نہیں ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریاکاری ایک ایسی تباہ کن بیماری ہے کہ جو نیک عمل کی روح کو بُری طرح متاثر کرتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ نیک عمل ریاکاری کی وجہ سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں شرفِ قبولیت حاصل نہیں کر پاتا۔ آیئے احادیثِ طیبہ کی روشنی میں ریاکاری کی تباہ کاریاں سنتے ہیں۔

"اخلاص-" کے پانچ حروف کی نسبت سے ریا کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفیٰ :

1 تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب کوئی قوم آخرت (کے اعمال) سے آراستہ ہو کر (حصولِ) دنیا کے لئے حُسن و جمال کا پیکر بنے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہی-"

2 شہنشاہِ دوجہاں۔ مکے مدینے کے سلطاں، صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان

ہے : " یعنی اللہ عزوجل نے ہر ریاکار پر جنت حرام کر دی ہے "

3 ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو روتے دیکھا تو پوچھا : کیوں رو رہے ہو؟ عرض کی : میرے رونے کا سبب وہ حدیث پاک ہے جو میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا-" یعنی ادنی ریا بھی شرک ہے "۔

4 سید المبلغین رحمۃ للعلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے : "جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے ،مگر آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرنے والا اسے نہ پاسکے گا۔

5 رسول اکرم ، نورِ مجسم ، شاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے : " جو شہرت کیلئے عمل کرے گا ،اللہ عزوجل اسے عذاب دے گا " .

بنادے مجھ کو الٰہی خلوص کا پیکر ۔۔۔ قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یارب !

اندھیری قبر کا دل سے نہیں نکلتا ڈر ۔۔۔ کروں گا کیا جو تو ناراض ہو گیا یارب !

صلوا علی الحبیب! صلی اللہ تعالی علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! دیکھا آپ نے ریاکاری کیسی منحوس آفت ہے کہ اس کے سبب نیک اعمال قبول نہیں ہوتے ،ریاکاری کرنے والا جنت سے محروم رہتا ہے ۔اسے بروزِ قیامت رسوا کیا جائے گا۔ریاکاری کے سبب نیک عمل اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ایسا مردود ہوتا ہے کہ اس پر کوئی بھی

اجر و ثواب نہیں ملتا بلکہ ریاکاری والا عمل اللہ عزوجل کی ناراضی کا سبب ہے۔

ریاکاری کو اس مثال سے سمجھئے

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1286 صفحات پر مشتمل کتاب احیاء العلوم جلد 3 صفحہ 890 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیّدُ نا اِمام ابو حامد محمد بن محمد غزالی علیہ رحمتہ الوالی فرماتے ہیں: کہ حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب بندہ ریاکاری کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرشتوں سے فرماتا ہے اسے دیکھو: یہ میرے ساتھ مذاق کررہاہے اسے آپ مثال سے یوں سمجھیں کہ کوئی خادم سارا دن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خُدّام کی عادت ہوتی ہے لیکن اس کا مقصود بادشاہ کا قُرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اُس کی کسی کنیز کو دیکھنا ہو تو یہ بادشاہ کے ساتھ یقینا مذاق ہے۔ کیونکہ اس نے بادشاہ کا قرب اس کی خدمت کیلئے نہیں بلکہ اس کی کنیز کیلئے اختیار کیا ہے لہٰذا اِس سے زیادہ قابلِ حقارت و نفرت اور کیا بات ہوگی کہ بندہ اللہ عزوجل کی عبادت ایک ایسے کمزور و لاچار بندے کو دکھانے کے لئے کرے جو ذاتی طور پر اس کے کسی نفع ونقصان کا مالک نہ ہو۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۶۹ مُلَخَّصًا)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ریاکاری کا مرض انتہائی مہلک ہے اور اس بچنا بے حد ضروری ہے۔ لہٰذا کسی بھی نیک عمل سے پہلے دل کے ارادے پر خوب غور کرلینا چاہئے کہیں ایسا نہ ہو کہ ریاکاری کے سبب وہ عمل کسی کام نہ آئے۔

آیئے! ریاکاری کی تعریف سنتے ہیں تاکہ اس کی اچھی طرح پہچان حاصل ہو جائے اور اس سے بچنے

میں بھی آسانی ملے۔

ریا کی تعریف

شیخ طریقت ' امیر اہلسنت ' بانی دعوتِ اسلامی 'حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ 616 صفحات پر مشتمل کتاب " نیکی کی دعوت " کے صفحہ 66 پر تحریر فرماتے ہیں کہ :''اللہ عزوجل کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔'' گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدَمی سمجھیں یا اسے عزّت وغیرہ دیں۔(اَلزّواجر ج۱ ص۷۶)

ریاکاری کی مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑا نازک معاملہ ہے کہ ذرا سی نیت بہکتی ہے اور نیک عمل کرنے والا ریاکاری کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔آیئے ! شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی مایہ ناز کتاب " نیکی کی دعوت " حصہ اول ' صفحہ 73 سے ریاکاری سے متعلق چند مثالیں سماعت کرتے ہیں تاکہ پتا چلے کہ ریاکاری ہمارے اعمال میں کس طرح چھپی ہوتی ہے۔ہم بعض اوقات لفظوں میں اس کا برملا اظہار کر رہے ہوتے ہیں لیکن نہ تو اس طرف ہمارا دھیان ہوتا ہے اور نہ ہی اس سے بچنے کا مدنی ذہن ہوتا ہے۔لہٰذا ریاکاری کی ان مثالوں کو سن کر اس سے بچنے کی کوشش کیجئے۔مگر خیال رہے کہ ریاکاری ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا سارا دارومدار نیت پر ہے 'لہٰذا جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ ریاکاری ہی کی ہیں لیکن کئی جگہ نیت کے فرق سے احکام میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔

”ریاکار جہنم میں جائے گا“ کے اُنیس حروف کی نسبت سے ریاکاری کی 19 مثالیں

{1}لوگوں کو مُتاَثِّر کرنے کیلئے اُن کے سامنے اطمینان اور خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ نَماز پڑھنا۔

{2} اِجتماع وغیرہ میں اِس لئے بیان کرنا کہ لوگ اِس کے بیان کی تعریف کریں اور اچھّا مبلِّغ کہیں۔

{3} کسی بڑی شخصیَّت کے سامنے سنّتوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملے تو خوب بناسنوار کر عُمدَگی سے بیان کرنا تاکہ وہ اس سے مُتاَثِّر ہو'اِس کی تعریف کرے۔

{4} دینی کاموں میں اِس لئے چندہ دینا کہ لوگ سخی کہیں۔

{5} فنِّ قِراء ت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحِب“ کہیں۔

{6} کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ”آپ کسی اور کو مت بتانا۔“ تاکہ سامنے والا مُتاَثِّر ہو کہ بہت مخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

{7} اپنے دینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں۔

{8} اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ مَثَلاً فقیر 'گنہگار' ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنکسِرُ المزاج سمجھیں ' عاجِزی کی تعریف کریں۔ (دل کی تائید کے بِغیر اپنے لئے ایسے الفاظ کی ادائیگی مُنافقت بھی ہے)

{9}لوگوں سے اِس لئے پُر تپاک طریقے سے ملنا کہ ملنسار اور بااَخلاق کہلائے۔

{10}دعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثُّر قائم ہو کہ یہ رِیاکاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔

{11}موت میِّت کے موقع پر بھاگ دوڑ کرنا نیز جنازے کے جلوس اور تدفین وغیرہ میں آگے آگے رہنا تاکہ لوگوں میں نُمایاں ہو، اہلِ میِّت مُتأثِّر ہوں، ان کی نظر میں اچھا انسان بنے۔

{12}کسی کی مصیبت کا سُن کر اِس لئے منہ بنانا یا ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔(البتّہ دُکھیارے مسلمان کی دلجوئی کی نیّت سے رضائے الٰہی کیلئے اُس کے سامنے ایسا کرنا عبادت اور باعِثِ ثوابِ آخِرت ہے)

{13}ہاتھ میں اِس لئے تسبیح رکھنا، اور نمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلاہِلا کر یا انہیں آواز پہنچے اِس طرح دُرُود و اَذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔

{14}جَلوَت میں(یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تاکہ لوگ سنّتوں پر عمل کرنے والا قرار دیں۔(کاش! اکیلے میں بھی کھانے پینے اور دیگر افعال میں خوب سنّتیں اپنانے کا ذہن بن جائے)

{15}دعوت میں یا دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سنّت(یعنی سنّت کی پیروی کرنے والا) اور قَلِیْلُ الغِذاء(یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔(افسوس! یہ رِیاکار جب گھر میں یا بے تکلُّف دوستوں کے درمیان ہو تو دوسروں کا حصّہ بھی چٹ کر جائے)

{16}بڑی رات یا اجتماعات وغیرہ میں اِس لئے خوب لہجے کے ساتھ تلاوت کرنا، نعت پڑھنا اور

اذان دینا کہ لوگ آواز و انداز کی واہ واہ کریں۔

{17}اپنے حج و عُمرے کی تعداد' تلاوتِ قراٰن کی یومیہ مقدار' رَجَبُ المُرَجَّب و شعبانُ المعظَّم کے مکمّل اور دیگر نفلی روزوں' نوافِل' دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔

{18} کسی کا اِس لئے دِین کی خدمت کرنا' مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا' دینی کاموں کیلئے خوب وَقت دینا اور اس کی خاطِر مَشَقّتیں برداشت کرنا کہ لوگ اِس کی قربانیوں کی واہ واہ کریں' دینی کاموں کیلئے اِس کو خوب مُتَحَرِّک (مُ۔تَ۔حَر۔رِک' ACTIVE) تصوُّر کریں۔

{19}لوگوں میں بیٹھے ہوئے یا دورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے اِس لئے نگاہیں نیچی رکھنا کہ دیکھنے والے مُتاثِّر ہوں' حیا سے نظریں جھکانے والا اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے والا کہیں۔ (خواہ جب لوگوں سے جُدا ہو تو آنکھیں ہر طرف گھومتی' پھرتی اور خوب بھٹکتی ہوں)

ریا کی تعریف کے تحت مذکورہ مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے کہ: "اللہ عزوجل کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا رِیاکاری کہلاتا ہے" گویا لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک بِٹھانا' اپنی تعریف' واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پِیس' یا رقم کا لفافہ یا کھانا یا مٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حُصول مقصود ہونا یہ سب ریاکاری کی ہی صورتیں ہیں۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں "حُبِّ جاہ" یعنی "عزّت و شُہرت

کی مَحَبَّت'' بھی موجود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب '' حُبِّ جاہ'' ہے۔ اس سے بچنا بھی نے حد ضروری ہے اور یہ بھییاد رہے! کہ رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں اس لئے بیان کی گئی ہیں کہ ہم خُود اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیں۔ ان مثالوں کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ ہم ان مثالوں کو بنیاد بنا کر کسی دوسرے کو رِیاکار کہتے پھریں۔ کیونکہ رِیاکاری کا تعلّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطّلع نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مسلمان پر بدگمانی نہ کی جائے' کیونکہ بدگمانی حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام ہے اوراِسی طرح کسی کے بارے میں تجسّس (یعنی گناہ کی تلاش) کرنا' اس کی پردہ دری کرنا (یعنی عیب کھولنا) اوراس میں رِیاکاری کی علامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیاجائے یہ بھی حرام ہے۔ ان مثالوں کو عرض کرنے کا یہ مقصد بھی ہے کہ ہم اپنی نیکیوں کو خود ٹٹولیں اور غور کریں کہ کہیں ہمارے کسی عمل میں ریا چُھپی ہوئی تونہیں! کیوں کہ رِیا چِیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے عملِ خیر میں داخِل ہو جاتی ہے' اور اُس عمل کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیتی ہے اور اس میں مبتلا ہونے کی وجہ یہ بھی ہے کہ '' رِیا'' میں جو'' لذّت'' ہے وہ نہ عمدہ غذائوں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں' اِس سے بچنا بَہُت بَہُت ضروری ہے کہ یہ ''لذّت'' جہنَّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ (یعنی شک) بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مصطَفٰے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہے: ''بے شک جہنَّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے' اللہ عزوجل نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ علٰی صاحِبِہَا الصلوٰۃُ والسّلام کے اُن رِیاکاروں کے

لئے تیّار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافِظ ، غیرُ اللّٰہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے ،اللہ عزوجل کے گھر کے حاجی اور راہ خدا عزوجل" میں نکلنے والے ہوں گے۔" الامان والحفیظ

عمل نہ چھوڑئیے علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اپنا محاسبہ کرتے ہوئے ریاکاری ظاہر ہو تو اس کا علاج کریں کیونکہ کسی بھی مرض کو لاعلاج سمجھ کر اس سے بے پرواہی برتنا عقلمندی کا تقاضا نہیں بلکہ جو مرض جس شدت سے بڑھے اس کے علاج میں بھی اتنا ہی اہتمام کیا جاتا ہے چونکہ ریاکاری بھی ایک باطنی بیماری ہے لہٰذا اس کا علاج کرنا ہی مناسب ہے نہ کہ اس کو لاعلاج سمجھ کر چھوڑ دیا جائے کیونکہ اگر مکھی ناک پر بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی اس لئے ریاکاری کے ڈر سے نیک اعمال کو ترک نہ کیا جائے بلکہ ریاکاری سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی جائے۔

ریاکاری کی علامات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح ہر مرض کی علامتیں ہوتی ہیں جن سے اس مرض کی پہچان ہوتی ہے اسی طرح مرضِ ریا کی بھی کچھ علامتیں ہیں آیئے! اس کی چند علامات سنتیں ہیں تاکہ اس مرض کی اچھی طرح پہچان ہو جائے تو اس کا علاج کرنے میں آسانی رہے۔ چنانچہ

3علامات

امیرُالمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات ، علیُّ المُرتَضٰی شیرِ خدا کرم اللہ تعالی وجہہ کریم نے ارشاد فرمایا : رِیاکار کی تین علامتیں ہیں : {۱} تنہائی میں ہو تو عمل میں سستی کرے اور لوگوں کے سامنے

ہو تو چستی دکھائے {۲} تعریف کی جائے تو عمل میں اضافہ کر دے اور {۳} مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکَبائِر ج۱ص۸۶)

کہیں ہم ریاکار تو نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ دِیانت داری سے خود پر غور کریں کہ کہیں ہم تنہائی میں عبادت کے مُعاملے میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مُظاہَرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بِلاضَرورت اظہار تو نہیں کردیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کردے تو" پھول کر" عمل میں اضافہ تو نہیں کردیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صورت میں کہیں ہم غمگین تو نہیں ہوجاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آجاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذّت ملتی ہو مگر تنہائی میں مزا نہ آتا ہو؟ کہیں ہم لوگوں کے سامنے (خود کو سیاہ کار، گنہگار، مجرم، فقیر، حقیر اور عاجزو مسکین وغیرہ کہہ کر) اپنی مَذَمَّت اُنہیں مُتأَثِّر کرنے کے لئے تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں اپنے مبلّغ یا سنّتوں بھرے مَدَنی حُلیے وغیرہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتأَثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مفت میں یا سستے داموں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حُصولِ اِخلاص کی کوشِشوں میں لگ جایئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور رِیاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

عطا کردے اخلاص کی مجھ کو نعمت ۔۔۔ نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی

مَرَض ریا کا علاج کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں اِس مرضِ رِیا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ علاج میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب ہم اپنے باطِن کو پاکیزہ کرنے کی کوشِش کریں گے تواللہ عزوجل ہمارا ظاہِر بھی سُتھرا ہوجائے گا۔شَہَنشاہِ مدینہ ،قرارِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے : ’’ جو اپنے باطِن کی اِصلاح کرے گا تواللہ عزوجل اُس کے ظاہِر کی (بھی) اِصلاح فرما دے گا۔‘‘ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص۵۰۸حدیث ۸۳۳۹)

آیئے ریاکاری کی تباہ کاریوں سے پیچھا چھڑانے کیلئے اس کے چند علاج سنتے ہیں۔

’’اِخلاص کا نُور‘‘کے دس حُرُوف کی نسبت سے رِیاکاری کے 10 علاج

{۱}اللہ عزوجل سے دعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے{۲}رِیاکاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے{۳}رِیا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے {۴}اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے{۵} نیّت کی حفاظت کیجئے{۶}دَورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے{۷} تنہائی ہو یا ہُجوم یکساں عمل کیجئے{۸} نیکیاں چُھپایئے{۹}صِرف اچھی صحبت میں رہئے{۱۰} اَوراد و وَظائِف کا مَعْمُول بنا لیجئے۔

{۱}اللہ عزوجل سے دعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے

ریاکاری کا سب سے پہلا علاج یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کی بارگاہ میں یوں دعا کی جائے " یااللہ عزوجل مجھے ریاکاری کی بیماری سے شفاء عطافرما میری خالی جھولی اخلاص کی لازوال دولت سے بھر

دے "آمین

{۲}رِیا کاری کے نقصانات پیشِ نظر رکھئے

ریاکاری کا دوسرا علاج یہ ہے کہ ہم اس کے نقصانات کو پیشِ نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اس وقت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اسے نفع بخش نظر آئے مگر جب اسے اس کے نقصان دہ ہونے کا پتہ چلتا ہے تو وہ اس سے بچتا ہے۔ریاکاری کے نقصانات کا ذکر پیچھے ہو چکا ہے۔

{۳}رِیا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے

مرضِ ریا کا تیسرا علاج اس مرض کے اسباب کا خاتمہ ہے کیونکہ ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری ختم ہو جاتی ہے۔

ریاکاری کے تین اسباب ہیں اگر ان تینوں سے جان چھڑا لی جائے تو انشاء اللہ عزوجل ریاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔وہ تین اسباب یہ ہیں

-1 حب جاہ یعنی شہرت کی خواہش -2 مذمت کا خوف -3 مال و دولت کی حرص

{۴}اپنے اعمال میں اِخلاص پیدا کیجئے

ریاکاری کا چوتھا علاج اخلاص ہے " چنانچہ سرکارِ والا تبار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے ! اے لوگو : اللہ عزوجل کیلئے اخلاس کے ساتھ عمل کرو ،کیونکہ اللہ عزوجل وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اس کیلئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ مت کہا کرو کہ میں نے یہ کام اللہ عزوجل اور رشتہ داری کی وجہ سے کیا ہے "

مخلص کون ہے؟

کسی بزرگ سے پوچھا گیاکہ مخلص کون ہے انہوں نے فرمایا مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اس طرح چھپائے جس طرح وہ اپنی برائیاں چھپاتا ہے۔

{۵} نیّت کی حفاظت کیجئے

ریاکاری کا پانچواں علاج یہ ہے کہ نیت کی حفاظت کیجئے کیونکہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔اس لئے عمل شروع کرنے سے پہلے یہ سوچنا چاہئیے کہ میں جو عمل کررہاہوں اس کا مقصد کیا ہے اگر دکھاوے کی بو پائیں فوراً اپنی نیت کی اصلاح فرمائیں اور یہ ذہن بنائیں کہ صرف وہی عمل مقبول ہوگا جو رضائے الٰہی کیلئے کیا جائے گا۔

{٦}دَورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے

مرضِ ریا کا چھٹا علاج یہ ہے کہ عبادت کے دوران بھی شیطانی وسوسوں سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وسوسے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔لہٰذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اخلاص ہونا ضروری ہے اسی طرح ہر نیکی و عبادت کے دوران اسے قائم رکھنا بھی ضروری ہے عبادت کے دوران شیطانی وسوسوں سے چھٹکارے کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں-1 اس وسوسے کو پہچاننا-2اسے ناپسند کرنا-3اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔

"(دوران عبادت شیطانی وسوسوں سے نجات کیلئے امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ " وسوسے اور ان کاعلاج" کا مطالعہ کیجئے)

{۸} نیکیاں چُھپایئے

مرضِ ریا کا ساتواں علاج نیکیاں چھپانا ہے۔اے کاش ہم اپنی نیکیوں کو بھی اسی طرح چھپائیں جس طرح اپنے گناہوں کو چھپاتے ہیں اور بس اسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ عزوجل ہماری نیکیاں جانتا ہے اور جزا دینے والی ذات بھی وہی ہے جب اس طرح کی مدنی سوچ اپنائیں گے تو انشاء اللہ عزوجل اس مرض سے چھٹکارا پانے میں آسان ہو گی۔

اَورادووَظائِف کا مَعمُول بنالیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے کیلئے بیان کردہ معالجات کے ساتھ ساتھ ریاکاری سے بچنے کے روحانی علاج بھی سماعت فرمالیجئے اور حسبِ توفیق اول آخر ایک بار درود شریف کے ساتھ پڑھنے کا معمول بنالیجئے۔

-1 جب بھی دل میں ریاکاری کا خیال آئے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔

-2 سورہِ اخلاص گیارہ بار صبح پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کرا سکے جب تک کہ یہ پڑھنے والا خود نہ کرے۔

-3 هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (پ۲۷ الحدید ۳) کہنے سے فوراً وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔

علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر بھرپور علاج کے بعد بھی افاقہ نہ ہو تو گھبرائیے نہیں بلکہ علاج جاری رکھئیے کہ دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا کیونکہ اگر ہم نے علاج ترک کر دیا تو گویا خود کو مکمل طور پر شیطان کے حوالے کر دیا اس طرح تو وہ ہمیں کہیں کا نہ چھوڑے گا لہٰذا ہمیں چاہئیے کہ ریاکاری سے جان چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں۔اللہ عزوجل ہمیں ریاکاری کے مرض سے شفاء عطا فرمائے اور ہمارے سینوں کو اخلاص کے نور سے منور کر دے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ریاکاری کی تعریف

اللہ عزوجل کی رضا کے علاوہ کسی اور نیت یا ارادے سے عبادت کرنا ریاکاری ہے۔(بہار شریعت، حصہ ،ص)

ریاکار کی علامتیں

(۱) تنہائی میں ہو تو عمل میں سستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو جوش دِکھائے (۲) اس کی تعریف کی جائے تو عمل میں اضافہ کر دے (۳) اگر مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔(الزواجر،)

ریاکاری کے اسباب

(۱) حبِ جاہ یعنی شہرت کی خواہش (۲) مَذَمَّت کا خوف (۳) مال و دولت کی حرص (فیضانِ سنت،)

باب : نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص)

ریاکاری کے علاج

(۱) اللہ عزوجل سے مدد طلب کیجئے (۲) اپنی نیت کی حِفاظت کیجئے (۳) دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچیئے (۴) نیکی کر کے ظاہر مت کیجئے بلکہ اسے چھپایئے (۵) اچھی صحبت اختیار کیجئے (٦) مدنی انعامات پر عمل کیجئے۔

ریاکاری کا روحانی علاج

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تُھو تُھو کر دیجئے۔(۲) روزانہ دس بار اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیم پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لیے اللہ عزوجل ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

تلفظات+اصطلاحات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

{تلفظات}

نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ	نمبر شمار	غلط تلفظ	صحیح تلفظ
1	آخَرَت	آخِرَت	5	حَاضِرِیْ	حَاضِرِی	9	دَرُوْد	دُرُوْد
2	قَبَرْ	قَبْرْ	6	صَبَرْ	صَبْرْ	10	سَمَنْدَرْ	سَمُنْدَرْ
3	حَشَرْ	حَشْرْ	7	عَصَرْ	عَصْر	11	فَاصْلَہْ	فَاصِلَہ
4	فِضَا	فَضَا	8	رِحْمَت	رَحْمَت	12	سِنَّت	سُنَّت

{اصطلاحات}

نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے	نمبر شمار	اس کے بجائے	یہ کہئے
1	سیٹنگ	ترکیب	4	رہائشی طلباء	مقیم طلباء

2	ہسپتال	مستشفٰی	5	وردی /یونیفارم	مَدَنی لباس
3	باورچی	طبّاخ	6	تعلیمی بورڈ	مجلس تعلیمی امور

{مَدَنی انعامات}

مَدَنی انعام نمبر65: امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ)کے مَدَنی رسائل پڑھ لئے؟

مَدَنی انعام نمبر66: مَدَنی پھولوں کے پمفلٹ پڑھ لئے؟

مَدَنی انعام نمبر67: اس سال 30دن کے مَدَنی قافِلے میں سفر کیا؟

مَدَنی انعام نمبر68: منہاج العابدین کے مختلف ابواب پڑھ لئے؟

مَدَنی انعام نمبر69: بہار شریعت کے مختلف ابواب پڑھ لئے؟

مَدَنی انعام نمبر70: قرآن پاک ناظرہ ختم کر لیا؟

مَدَنی انعام نمبر 71: ایمان کی پہچان تمہید الایمان' کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب'چندے کے بارے میں سوال جواب پڑھ لی

مَدَنی انعام نمبر 72: نماز کے اَحکام سے وُضُو'غُسل اور نماز دُرُست کرلی؟

سنتیں اور آداب

"مَدَنی حُلیہ اپناؤ" کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے لباس کے 14 مَدَنی پھول

پہلی **تین فرامینِ مصطفٰے** صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ملاحظہ ہوں: * جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سَتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بسم اللہ کہہ لے (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۲ ص۵۹ حدیث ۲۵۰۴) مُفَسّرِ شہیر حکیم الامت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الحَنّان فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے (مراۃ ج۱ ص۲۶۸) *جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِحَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے (شُعَبُ الْاِیمان ج۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) *جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو کرامت کا حُلہ پہنائے گا (ابوداؤد ج۴ ص۳۲۶ حدیث ۴۷۷۸) *خاتم المرسلین رحمتہ للعلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کا ہوتا (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) *لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نَماز قَبول نہیں ہوتی (اَیضاًص ۴۱) **مَنْقُول** ہے: جس نے بیٹھ کر عمامہ باندھا، یا کھڑے ہو کر سَراوِیل (یعنی پاجامہ یا شلوار) پہنی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسے مَرَض میں مبتَلا فرمائے گا جس کی دواء نہیں (اَیضاًص ۳۹) پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلاً جب کُرتا پہنیں

تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (ایضاً ۴۳) اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد 3 صفحہ 409 پر ہے: سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پَوروں تک اور چوڑائی ایک بالِشت ہو (رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹) سنت یہ ہے کہ مرد کا تہبند یا پاجامہ ٹخنے سے اُوپر رہے (مراٰۃ ج ۶ ص ۹۴) مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صفحہ 481 پر ہے: مرد کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک '' عورَت '' ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۹۳) اس زمانے میں بَہتیرے ایسے ہیں کہ تہبند یا پاجامہ اِس طرح پہنتے ہیں کہ پیڑو (یعنی ناف کے نیچے) کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے، اگر کُرتے وغیرہ سے اِس طرح چھپا ہو کہ جِلد (یعنی کھال) کی رنگت نہ چمکے تو خیر، ورنہ حرام ہے اور نَماز میں چوتھائی کی مقدار کھلا رہا تو نَماز نہ ہو گی (بہار شریعت) خصوصاً حج و عمرے کے اِحرام والے کو اِس میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے آج کل بعض لوگ سرِعام لوگوں کے سامنے نیکر (ہاف پینٹ) پہنے پھرتے ہیں جس سے ان کے گھٹنے اور رانیں نظر آتی ہیں یہ حرام ہے، ایسوں کے کھلے گھٹنوں اور رانوں کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ بالخصوص کھیل کود کے میدان، ورزِش کرنے کے مقامات اور ساحلِ سمندر پر اِس طرح کے مناظر زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات پر جانے میں سخت احتیاط ضروری ہی تکبر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔

تکبر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبر آگیا۔ لٰہذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبر بَہت ہی بُری صِفَت ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۰۹ ،رَدُّالمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)

مدنی حلیہ

داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کلی والا سفید کُرتا سنَّت کے مطابِق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالِشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)

دعائے عطّار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور مدنی حُلیے میں رہنے والے تمام اسلامی بھائیوں کو سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا پڑوس نصیب فرما۔ یااللہ! ساری اُمّت کی مغفِرت فرما۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُن کا دیوانہ عمامہ اور زُلف و رِیش میں
لگ رہا ہے مَدَنی حُلیے میں وہ کتنا شاندار

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کے احکام

نماز کا عملی طریقہ

کلام امیر اہلسنت

مجھے در پہ پھر بلا نا مدنی مدینے والے	مئے عشق بھی پلا نا مدنی مدینے والے
مری آنکھ میں سمانا مدنی مدینے والے	بنے دل ترا ٹھکانا مدنی مدینے والے
تری جبکہ دید ہو گی جبھی میری عید ہو گی	مرے خواب میں تم آ نا مدنی مدینے والے
مجھے غم ستا رہے ہیں مری جان کھا رہے ہیں	تمہیں حوصلہ بڑھا نا مدنی مدینے والے
میں اگرچہ ہوں کمینہ ترا ہوں شہ مدینہ	مجھے قدموں سے لگا نا مدنی مدینے والے
یہ مریض مر رہا ہے ترے ہاتھ میں شفا ہے	اے طبیب جلد آ نا مدنی مدینے والے
کہوں کس سے آہ جا کر سنے کون میرے سرور	مرے درد کا فسانہ مدنی مدینے والے
یہ کرم بڑا کرم ہے ترے ہاتھ میں بھرم ہے	سر حشر بخشوا نا مدنی مدینے والے
کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی	ترا ایسا سادہ کھانا مدنی مدینے والے
تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں	ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے
مری عادتیں ہوں بہتر بنوں سنتوں کا پیکر	مجھے متقی بنانا مدنی مدینے والے
شہا ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں	تری سنتیں سکھا نا مدنی مدینے والے
تری سنتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر	چلے تو گلے لگا نا مدنی مدینے والے
ہیں مبلغ آقا جتنے کرو دور ان سے فتنے	بری موت سے بچانا مدنی مدینے والے
ترا غم ہی چاہے عطار اسی میں رہے گرفتار	غم مال سے بچانا مدنی مدینے والے

اشارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سبق نمبر10

رشتے

1	سرکار صلی اللہ علیہ وسلم	8	نگرانِ شوریٰ	15	سبز
2	غوث پاک رضی اللہ عنہ	9	حاجی مشتاق رحمۃ اللہ علیہ	16	بھورا
3	امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ	10	مفتی فاروق رحمۃ اللہ علیہ	17	نیلا
4	قطب مدینہ رحمۃ اللہ علیہ	11	حاجی زم زم رحمۃ اللہ علیہ	18	پیلا
5	امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ	12	سنہرا	19	لال
6	حاجی عبید رضا دامت برکاتہم العالیہ	13	سفید	20	کالا
7	حاجی بلال دامت برکاتہم العالیہ	14	گلابی		

گھر میں مدنی ماحول بنانے کے مدنی پھول:

"یاربِ کریم! ہمیں متقی بنا" کے اُنیس حروف کی نسبت سے گھر میں "مَدَنی ماحول" بنانے کے 19 مَدَنی پھول

(1) گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔ (2) والِدہ یا والِد صاحِب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جایئے۔ (3) دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والِد صاحِب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔ (4) والِدَین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملایئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔ (5) ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خِلافِ شَرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔ (6) سنجیدگی اپنایئے۔ گھر میں تُو تُکار، اَبے تَبے اور مذاق مسخری کرنے، بات بات پر غصّے ہو جانے، کھانے میں عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادَتیں ہوں تو اپنا رَوَیّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تَلافی کر لیجئے۔

(7) گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ عزوجل گھر کے اندر بھی ضَرور اِس کی بَرَکتیں ظاہِر ہوں گی۔

(8) ماں بلکہ بچّوں کی امّی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہَر) کے ایک دن کے بچّے کو بھی "آپ" کہہ کر ہی مخاطِب ہوں۔

(9) اپنے مَحَلّے کی مسجِد میں عشاء کی جماعَت کے وَقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جایئے۔ کاش! تہجُّد میں آنکھ کُھل جائے ورنہ کم از کم نَمازِ فجر تو بآسانی (مسجِد کی پہلی صَف میں باجماعت) مُیَسَّر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

(10) گھر کے افراد میں اگر نَمازوں کی سُستی، بے پردَگی، فلموں ڈِراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اور

آپ اگر سرپرست نہیں ہیں، نیز ظنِّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹوکاٹوک کے بجائے، سب کو نَرمی کے ساتھ مکتبۃُ المدینہ سے جاری شُدہ سنّتوں بھرے بیانات کی آڈیو/وِڈیو کیسٹیں سنایئے، مَدَنی چینل دکھایئے۔ان شاء اللہ عزوجل ''مَدَنی نتائج'' برآمد ہوں گے۔

(11) گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صَبر صَبر اور صَبر کیجئے۔اگر آپ زَبان چلائیں گے تو ''مَدَنی ماحول'' بننے کی کوئی اُمّید نہیں بلکہ مزید بِگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضِدّی بنادیتا ہے۔

(12) مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سنَّت کا دَرس ضَرور ضَرور دیجئے یا سنئے۔

(13) اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم ہے:

اَلدُّعاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (اَلْمُستَدرَك لِلْحاكِم ج۲ ص۱۶۲ حديث۱۸۵۵)

(14) سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذِکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والِدَین کا ذِکر ہے وہاں ساس اور سُسَر کے ساتھ وُہی حُسنِ سُلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانِعِ شَرعی نہ ہو۔ہاں یہ احتیاط ضروری ہے کہ بہو سسر کے ہاتھ پاؤں نہ چومے، یونہی داماد ساس کے۔

(15) مسائلُ القراٰن صَفحہ 290 پر ہے: ہر نَماز کے بعد یہ دُعا اوّل وآخِر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، ان شاء اللہ عزوجل بال بچے سنّتوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہو گا۔(دعا یہ ہے:)

﴿اَللّٰھُمَّ﴾ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (پ۱۹، الفرقان ۷۴)

("اَللّٰھُمَّ" آیتِ قرانی کا حصّہ نہیں)

(16) نافرمان بچّہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھئے کہ اُس کی آنکھ نہ کُھلے: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ ﴿۲۱﴾ۙ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ ﴿۲۲﴾٪ (پ۳۰،البروج:۲۱،۲۲)

(اوّل،آخر،ایک مرتبہ دُرُود شریف) یاد رہے! بڑا نافرمان ہو تو سوتے سوتے سرہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سو رہا ہے لہٰذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

(17) نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحُصُولِ مُراد نَمازِ فَجر کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے "یَاشَھِیۡدُ" 21 بار پڑھئے۔ (اوّل وآخر، ایک بار درود شریف)۔

(18) مَدَنی اِنعامات کے مطابِق عمل کی عادت بنایئے اور گھر کے جن افراد کے اندر نَرم گوشہ پائیں اُن میں اور آپ اگر باپ ہیں تو اَولاد میں نرمی اور حکمتِ عملی کے ساتھ مَدَنی اِنعامات کا نِفاذ کیجئے، اللہ عزوجل کی رَحمت سے گھر میں مدَنی انقِلاب برپا ہو جائیگا۔

(19) پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے مَدَنی قافِلے میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔ مَدَنی قافِلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں مَدَنی ماحول بننے کی "مَدَنی بہاریں" سننے کو ملتی ہیں۔

رَوَیے سے تیرے ہیں گھر والے بد ظن	تو کیسے بنے گا بھلا مَدَنی ماحول
تُو کر نا نہ گھر میں لڑائی بھڑائی	وگرنہ نہ بن پائے گا مَدَنی ماحول

تُو بک بک نہ کر، لب پہ قفلِ مدینہ	لگا گھر میں بن جائے گا مَدَنی ماحول
تُو نرمی و حکمت کو اپنا لے بھائی !	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
نہ کر مسخری خوب سنجیدہ ہو جا	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
جو اَخلاق سے ترے ماں باپ سداں خوش	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تو نظریں جھکا کرکے کر بات سب سے	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو گھر میں سبھی کو دکھا مَدَنی چینل	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
سدا گھر میں دے درسِ فضاونِ سنّت	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو ماں باپ کی دست بوسی کان کر	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
تُو چھوٹوں پہ شفقت بڑوں کا ادب کر	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
پڑے ڈانٹ کیسی تُو سہ لام کر	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
اگر ہو پٹائی نہ کر لب کُشائی	تِرے گھر میں بن جائیگا مَدَنی ماحول
دُعا کر یہ شام و سَحَر گڑ گڑا کر	بنے مرکے گھر مس خدا مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

غیبت:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنط

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت علامہ مجدالدین فیروز آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی سے منقول ہے :
جب کسی مجلس میں (یعنی لوگوں میں) بیٹھواور کہو:
تو اللہ عزوجل تم پر ایک فرشتہ مقرر فرمادے گا جو تم کو غیبت سے بازرکھے گا۔اور
جب مجلس سے اٹھو تو کہو: تو فرشتہ لوگوں کو تمہاری غیبت کرنے سے بازرکھے گا۔
(القول البدیع ص۲۷۸)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پندرہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں اس پُر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و طریقت کا مجموعہ بنام "مَدَنی انعامات"

عطا فرمائے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی دنیا و آخِرت بہتر بنانے کے لئے سوال نامے کی صورت میں اسلامی بھائیوں کے لیے 72مَدَنی انعامات پیش کئے گئے ہیں۔ایک مسلمان کے لئے مَدَنی انعامات پر عمل کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ کو اسی وقت ہو سکتا ہے جب آپ مَدَنی انعامات کا بغور مُطالَعَہ فرمائیں گے آپ دیکھیں گے کہ ان مَدَنی انعامات میں فرائض و واجبات اور سُنَن و مُستَحَبات پر عمل کی ترغیب کے ساتھ ساتھ کہیں اخلاقیات کے حُصُول کے مَدَنی پھول خوشبو پھیلا رہے ہیں تو کہیں گناہوں سے بچنے اور آسانی سے نیکیاں کرنے کے طریقے اپنی بَرَکتیں لٹا رہے ہیں۔ترغیب و تحریص کے لیے ان مَدَنی انعامات میں سے ایک کے فضائل پیش کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔اگر مکمل توجہ کیساتھ شرکت رہی تو ان شآءَ اللہ عزوجل آپ کا دل مَدَنی انعامات پر عَمَل کرنے لے لئے بے قرار ہ وجائے گا۔

شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ مَدَنی انعام نمبر 28میں فرماتے ہیں

(38) کیا آج آپ جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر اور وعدہ خلافی سے بچنے میں کامیاب ہوئے؟

اکثریت غیبت کی لپیٹ میں ہے:۔میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماں باپ ، بھائی بہن،میاں بیوی، ساس بہو ، سسر داماد، نند بھاوج بلکہ اہل خانہ و خاندان نیز استاد و شاگرد، سیٹھ و نوکر ، تاجر و گاہک، افسرو مزدور ، مالدار و نادار،حاکم و محکوم ،دنیا دار ودیندار،بوڑھا ہو یا جوان الغَرض تمام دینی اور دنیوی شعبوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی بھاری

اکثریت اس وقت غیبت کی خوفناک آفت کی لپیٹ میں ہے' افسوس !صد کروڑ افسوس!بے جا بک بک کی عادت کے سبب آج کل ہماری کوئی مجلس (بیٹھک) عموماً غیبت سے خالی نہیں ہوتی۔

غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں:-

بہت سارے پرہیز گار نظر آنے والے لوگ بھی بلا تکلف غیبت سنتے' سناتے' مسکراتے اور تائید میں سر ہلاتے نظر آتے ہیں' چونکہ غیبت بہت زیادہ عام ہے ا س لئے عموماً کسی کی اس طرف توجہ ہی نہیں ہوتی کہ غیبت کرنے والا نیک پرہیز گار نہیں بلکہ فاسق وگنہگار اور عذاب نار کا حقدار ہوتا ہے۔قرآن و حدیث اور اقوال بزرگان دین رحمھم اللہ المبین سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے' شاید خائفین کے بدن میں جھر جھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر ملاحظہ فرمایئے: غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے غیبت برے خاتمے کا سبب ہے بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی غیبت سے نماز روزے کی نورانیت چلی جاتی ہے غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں غیبت نیکیاں جلا دیتی ہے غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخرمیں جنت میں داخل ہوگا' الغرض غیبت گناہ کبیرہ' قطعی حرام اور جہنم میں لے جانے والاکام ہے غیبت زنا سے سخت تر ہے مسلمان کی غیبت کرنے والا سود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبو دار ہو جائے غیبت کرنے والے کو جہنم میں مردار کھانا پڑے گا غیبت مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف ہے غیبت کرنے والا عذاب قبر میں گرفتار ہو گا! غیبت کرنے

والاتانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا غیبت کرنے والے کو اس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کھلایا جا رہا تھا غیبت کرنے والا قیامت میں کتے کی شکل میں اٹھے گا خ غیبت کرنے والا جہنم کا بندر ہو گا غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا غیبت کرنے والا جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑرہا ہو گا اور اس سے جہنمی بھی بیزار ہوں گے غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنم میں جائے گا۔

غیبت کی تعریف بہار شریعت میں:

صدر الشریعہ،بدر الطریقہ حضرت علامہ مولیٰنامفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے غیبت کی تعریف اس طرح بیان کی ہے: کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔(بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۷۵)

غیبت کیا ہے:

حضرت سیدنا امام احمدبن حجرمکی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نقل کرتے ہیں: علماء کرام رحمہم اللہ السلام فرماتے ہیں: انسان کے کسی ایسے عیب کا ذکر کرنا جو اس میں موجود ہوغیبت کہلاتا ہے ،اب وہ عیب چاہے اس کے دین، دنیا، ذات، اخلاق، مال، اولاد، بیوی، خادم، غلام،عمامہ،لباس، حرکات وسکنات ، مسکراہٹ، دیوانگی، ترش روئی اور خوش روئی وغیرہ کسی بھی ایسی چیز میں ہو جو اس کے متعلق ہو۔ جسمانیت میں غیبت کی مثالیں: اندھا ، لنگڑا، گنجا، ٹھگنا، لمبا، کالا اور زرد وغیرہ کہنا۔دین میں غیبت کی مثالیں: فاسق، چور، خائن، ظالم، نماز میں سستی کرنے والا، اور والدین کا نافرمان وغیرہ کہنا۔مزید

آگے چل کر نقل فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ ''غیبت میں کھجور کی سی مٹھاس اور شراب جیسی تیزی اور سرور ہے۔'' اللہ عزوجل اس آفت سے ہماری حفاظت فرمائے اور ہماری طرف سے غیبت والوں کے حقوق (محض اپنے فضل و کرم سے) خود ہی ادا فرمائے کیونکہ اس عزوجل کے علاوہ انہیں کوئی شمار نہیں کر سکتا۔(الزواجر عن اقتراف الکبائر ج ۲ ص۱۹)

غیبت وبہتان کا فرق :۔

سرکارنامدار' مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے استفسار فرمایا :کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ عرض کی گئی :اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔فرمایا:(غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اس طرح ذکرکرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔عرض کی گئی :اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟فرمایا : جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان باندھا۔(صحیح مسلم ص۱۳۹۷ حدیث ۲۵۸۹)

مفسرشہیر حکیم الاُمت حضر ت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان فرماتے ہیں: غیبت سچے عیب بیان کرنے کو کہتے ہیں اور بہتان جھوٹے عیب بیان کرنے کو'غیبت ہوتی ہے سچ مگر ہے حرام۔اکثرگالیاں سچی ہوتی ہیں مگر ہیں بے حیائی وحرام '(معلوم ہوا کہ)ہر سچ حلال نہیں ہوتا۔خلاصہ یہ ہے کہ غیبت ایک گناہ ہے بہتان دو گناہ۔ (مراٰۃ المناجیح ج٦ص ٤٥٦)

سینوں سے لٹکے ہوئے لوگ :

سرور کائنات'شاہ موجودات' محبوب رب الاٗرض والسمٰوٰت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہٖ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: معراج کی رات میں ایسی عورتوں اور مردوں کے پاس سے گزرا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے' تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے ہیں اور ان کے متعلق اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: (پ۳۰ الھمزۃ:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: خرابی ہے اس کے لئے جو لوگوں کے منھ پر عیب کرے' پیٹھ پیچھے بدی کرے۔(شعب الایمان ج۵ص۳۰۹حدیث۶۷۵۰)

مردار خور جہنَّمی:۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کائنات' شاہ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے معراج کی رات جہنم میں ایسے لوگ دیکھے جو مردار کھا رہے تھے! استفسار فرمایا(یعنی پوچھا): اے جبرئیل ! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے(یعنی غیبت کرتے) تھے۔اور ایک شخص دیکھا جس کا رنگ سرخ اور آنکھیں انتہائی نیلی تھیں تو پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون ہے؟ عرض کی: یہ (حضرت صالح علیہ الصلٰوۃ والسلام کی) اونٹنی کی کونچیں (یعنی ٹانگیں) کاٹنے والا ہے۔(مسند امام احمد بن حنبل ج۱ص۵۵۳ حدیث۲۳۲۴)

مردار کا گوشت کھانا آسان نہیں:۔میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بظاہر غیبت کرنا بہت ہی آسان لگتا ہے' مگر یاد رکھئے! جہنم میں مردار کا گوشت کھانا کوئی آسان بات نہیں' آج زندگی میں بکرے کا تازہ کچا گوشت کوئی نہیں کھا سکتا ' بلکہ اگر پکانے میں کسر رہ جاتی ہے' نمک مصالحہ(مصا۔ل۔حہ) کم ہوتا ہے یا ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو بسا اوقات کھانے کو جی

نہیں کرتا تو ذرا تصور کیجئے کہ کچا گوشت اور وہ بھی ذبح شدہ نہیں مردار ' پھر حلال حیوان کا نہیں مرے ہوئے انسان کا!ایسا گوشت بھلا کون کھا سکتا ہے! مزید اس روایت میں جس گہرے سرخ اور نیلے رنگ کے آدمی کا ذکر ہے : وہ قوم ثمودکا سب سے پرلے درجے کا شریر اور خبیث النفس شخص"قدار بن سالف" تھاجس نے حضرت سیدنا صالح علیٰ نبیناوعلیہِ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس اونٹنی کی مبارک ٹانگیں کاٹی تھیں۔

جہنمی بندروخنزیر:۔

غیبت کی تباہ کاری تو دیکھئے کہ مشہور ولی اللہ حضرتِ سیدنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرمفرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ: غیبت کرنے والاجہنم میں بندر کی شکل میں بدل جائے گا'جھوٹا دوزخ میں کتے کی شکل میں بدل جائے گا اور حاسد جہنم میں سور کی شکل میں بدل جائے گا۔(تنبیہ المُغترین ص ۱۹۴)

"غیبت بہت بڑا گناہ ہے" کے سولہ حروف کی نسبت سے بیٹھک سے اٹھ کرجانے والے کی غیبت کی16 مثالیں:

یار ! وہ گیا 'جان چھوٹی اس نے بور کر دیا تھا' خوامخواہ بحث کر رہا تھا' اپنی چلائے جا رہا تھا کسی کی نہیں سنتا تھا ڈیڑھ ہشیار ہی چکنی کرتا ہے بات بات پر ہا ہا کر کے ہنستا تھا سیدھے منہ بات کہا ں کر رہا تھا ذرا وائڑا (یعنی لچا'ٹیڑھا)ہے ہاں بھئی ایسوں سے اللہ بچائے پیٹ کا بھی تھوڑا ہلکا ہے B.B.C.ہی ڈھول ہے تم نے وہ بات جو اس کے سامنے کی نہ اس کا اب خوب ڈنکا بجائے گا ہاں یار ! آئندہ یہ آئے تو بات بدل دیا کرو کیوں کہ اس کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی وغیرہ وغیرہ۔

"غیبت مت کرو" کے نو حروف کی نسبت سے مستحبات ونوافل میں غیبت کی 9مثالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح فرائض وواجبات کی کوتاہی کرنے والوں کی کوتاہیوں کا بلا اجازت شرعی پیچھے سے تذکرہ غیبت ہے، مستحبات ونوافل میں بھی برائی بیان کرنے کے طور پر تذکرہ کرنے کا یہی حکم ہے۔کیوں کہ یہ بھی ایذائے مسلم کا باعث ہے۔

مستحبات ونوافل میں سستی کرنے والوں کی غیبتوں کی 9 مثالیں ملاحظہ ہوں:

خوہ تہجد نہیں پڑھتا اس نے زندگی میں کبھی عاشورا کا روزہ نہیں رکھا اشراق چاشت نہیں پڑھتا وہ اوابین کیا پڑھے گا! اس کو یہ تو پوچھو کہ یہ نوافل کس وقت پڑھے جاتے ہیں وہ تبرک کہہ کر نیاز تو کھالیتا ہے مگر اس کے لئے چندہ کبھی نہیں دیتا میرا سیٹھ ذرا وائڑا(یعنی ٹیڑھا) ہے تین دن کے مدنی قافلے کیلئے چھٹی ہی نہیں دیتا میں نے اس سے کہا بھی کہ سب پڑھ رہے ہیں تم بھی صلوٰۃ التوبہ پڑھ لو مگرا س نے نہیں پڑھی قراٰن خوانی میں سب سے آخر میں پہنچتا ہے شاید اس کو قراٰن پڑھنا نہیں آتا خوہ نعت خوانی میں تاخیر سے بلکہ نیاز کے وقت پہنچتا ہے۔

بہت سوتا ہے کہنا غیبت ہے:

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں مروی ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے فرمایا کہ ان فلا نًا لنؤومٌ یعنی فلاں شخص بہت سوتا ہے پھر انہوں نے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے سالن مانگا تا کہ روٹی کھائیں ،نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا : تم سالن کھا چکے ہو انہوں نے عرض کی: ہمیں تو اس کا علم نہیں۔فرمایا: ہاں کیوں نہیں تم دونوں نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔(احیاء العلوم ج ۳ ص۱۸۰، اتحاف السادۃ للزبیدی ج۹ص۳۰۷)

غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے میں شریک ہے:۔حجۃ الاُسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی حدیث پاک نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: تو دیکھو کس طرح سلطان انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ و سلم نے دونوں کو اس مسئلے میں جمع کیا (حالانکہ زبان سے صرف) ایک نے غیبت کی مگر دوسرے نے اسے سنا(لہٰذا وہ بھی غیبت میں شریک ٹھہرائے گئے)(احیاء العُلوم ج۳ ص۱۸۰)

" غیبت میں ایسی بو ہوتی ہے کہ اگر سمندر میں ڈال دی جائے تو اسے بھی بدبودار کر دے گی۔

نابالغ کی غیبت:

جس طرح بچے کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں اسی طرح اس کی غیبت کی بھی ممانعت ہے۔خواہ ایک ہی دن کا بچہ ہو'بلا مصلحت شرعی اس کی بھی برائی بیان نہ کی جائے۔ماں باپ اور گھر کے دیگر افراد کیلئے لمحۂ فکریہ ہے ان کوچاہیۓ کہ بلا ضرورت اپنے بچوں کو پیچھے سے(اور منہ پر بھی) ضدی' شرارتی'ماں باپ کانافرمان وغیرہ نہ کہا کریں۔

کس بچے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟:

حضرت علامہ عبد الحہ لکھنوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت علامہ سیدنا ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے امام ابن حجرعلیہ رحمۃ اللہ الاکبر سے نقل کیا ہے:" جس طرح بالغ کی غیبت حرا م ہے اسی طرح نابالغ اورمجنون (یعنی پاگل) کی غیبت بھی حرام ہے۔"(ردالمحتار ج٦ص٦٧٦)لیکن راقم الحروف (یعنی مولٰینا عبد الحہ صاحب) کے

نزدیک تفصیل بہتر ہے:{1} ایسا نابالغ بچہ جو فی الجملہ (یعنی تھوڑی بہت) سمجھ رکھتا ہو کہ اپنی تعریف پر خوش اور اپنی برائی سے ناخوش ہوتا ہو جیسا کہ معتوہ(یعنی آدھا پاگل بھی اپنی تعریف اور مذمت کی سمجھ رکھتا ہے) تو ایسے نابالغ (بچے) کی غیبت جائز نہیں اسی طرح نیم پاگل کی بھی ناجائز ہے {2} ایسے ناسمجھ بچے (مثلا دودھ پیتے بچے) اور پاگل کی بھی غیبت جائز نہیں جن کا کوئی والی وارث ہے 'بے شک وہ بچہ یا پاگل اپنی تعریف یا برائی سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا تا ہم ان کے عیب بیان کرنے سے ان کے ماں باپ وغیرہ کو برا لگے گا {3} ایسا لاوارث بچہ یا لاوارث پاگل جو اپنی تعریف و غیبت سے خوش اور ناخوش ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس کی غیبت جائز ہے مگر زبان کو ایسوں کی غیبت سے بھی روکنا ہی بہتر ہے(کیوں کہ بعض فقہائے کرام رحمھم اللہ السلام نے مطلّقاً یعنی ایک دن کے بچے اور مکمل پاگل کی غیبت کو بھی حرام قرار دیا ہے) (ماخوذاز: غیبت کیا ہے ص ۲۰،۲۱)

چھوٹے بچے کی غیبت کی 17 مثالیں:

بہر حال پاگل ہو یا سمجھدار' بالغ ہو یا نابالغ ' بوڑھا ہو یا دودھ پیتا بچہ ہر ایک کی غیبت سے بچنا چاہئے ' بچوں کی غیبتوں کی بے شمار مثالیں ہو سکتی ہیں' کیوں کہ ان کی غیبت کے گناہ ہونے کی طرف بہت کم لوگوں کی توجہ ہے' جو منہ میں آیا بولدیا جاتا ہے۔ یہاں نموتاً صرف 17مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو کئی صورتوں میں غیبت میں داخل ہوسکتی ہیں: بستر گندا کردیتا ہے اتنا بڑا ہوگیا مگر تمیز نہیں آئی اس کو جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے چھوٹی بہن کو نوچتا ہے چھوٹے منے کوگود میں لو تو بڑا منا حسد کرتا ہے دونوں

منے ایک دوسرے کی چغلیاں کھاتے رہتے ہیں چھوٹا پڑھائی میں بہت ذہین ہے مگر بڑا 8سال کا ہوا ابھی تک کند ذہن ہے ماں کو بہت تنگ کرتا ہے منی رات کو بہت چیختی ہے نہ سوتی ہے نہ کسی کو سونے دیتی ہی منے نے غصے میں لات مار کر پانی کا کولر الٹ دیا بہت چڑچڑا ہو گیا ہے بات بات پر روٹھ جاتا ہے روزانہ کھانے کے وقت جھگڑتا ہے پڑھنے میں کمزور ہے بڑی بچی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرا دیا بس لڑتا ہی رہتا ہے صبح اٹھا اٹھا کر تھک جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتا وغیرہ۔

بچوں کو غیبت مت کرنے دیجئے:

عموماً بچے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر گھر والوں کی اپنی تتلی زبان میں یا اشاروں سے غیبتیں کرتے رہتے ہیں اور گھر والے ہنس ہنس کر داد دیتے ہیں، کبھی کسی کو لنگڑا تا دیکھ لیتے ہیں تو خود بھی اس کی نقل اتارتے ہوئے لنگڑا کر چلتے ہیں اور گھر والوں سے داد وصول کرتے ہیں حالانکہ کسی معین و معلوم معذور کی اس طرح کی نقالی بھی غیبت ہے۔باپ جب کام کاج سے شام کو لوٹتا ہے تو عام طور پر بچہ یا بچی دن بھر کی" کارکردگی "سناتے ہیں ، اس سے لطف تو بہت آتا ہے مگر اس کارکردگی میں غیبتوں کی بھی اچھی خاصی بھر مار ہوتی ہے! بچوں کو تو گناہ نہیں ہوتا مگراولاد کی صحیح تربیت کرنا چونکہ والدین کی ذمے داری ہے اور یوں بچوں کی زبانی غیبتیں سننے سے اولاد کی غلط تربیت ہوتی ہے لہٰذا اولاد کی غلط تربیت کا وبال ماں باپ کے سر آجاتا ہے،یقینا بچوں کے غیبت کرنے پر ہنس پڑنے سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ گویا اس طرح غیبت کی تربیت حاصل کرتے رہتے اور بے چارے بالغ ہونے کے بعد اکثر غیبت کے

گناہ میں پکے ہو چکے ہوتے ہیں۔لہٰذا جب بھی بچہ غیبت کرے،چغلی کھائے یا جھوٹ بولے تو اس کی تتلی زبان سے محظوظ یعنی لطف اندوز ہوتے ہوئے شیطان کے بہکاوے میں آ کر ہنسا مت کیجئے، ایسے موقع پر ایک دم سنجیدہ ہو جایئے ا س بات پر اس کی حوصلہ شکنی کیجئے اور مناسب انداز میں اس کو سمجھایئے،جب بار بار اس کو سمجھاتے رہیں گے اور اس کو گھر کا کوئی بھی فرد غیبت وغیرہ پراسے داد نہیں دیگا تو وہ بھی غیبت وغیرہ سننے کی آفتوں گناہوں سے بچے رہیں گے اور منا بھی بڑا ہو کرنیک بندہ بنے گا اور غیبت وغیرہ سے نفرت ر کھے گا۔

ہاں اگر منا محض بولنے کی خاطر نہیں بول رہابلکہ آپ سے فریاد کر کے انصاف طلب کر رہا ہے تو بے شک اس کی فریاد سنئے اورامداد کیجئے۔مثلاً منا کہنے لگا کہ منی نے میرا کھلونا چھین کر کہیں چھپا دیا ہے تو یہ غیبت نہیں، کیوں کہ منا ماں باپ سے فریاد نہیں کریگا تو کس سے کریگا ! لہٰذا آپ منی سے اس کا کھلونا دلا دیجئے۔اب اگر کھلونا مل جانے کے بعد منا اسی بات کو منی کی غیر موجودگی میں مثلاً اپنی امی سے ذکر کرتا ہے کہ " منی نے میر اکھلونا چھین کر چھپا دیا تھا تو ابو نے منی کو ڈانٹ پلائی اور مجھے میرا کھلونا واپس دلایا" تو یہ بہرحال غیبت ہے اگرچہ بچوں کو اس کا گناہ نہ ہو۔عموماً بچے جن لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں ان کو فریاد کرتے رہتے ہیں تو اگر کسی سے مذکورہ مثال کی مانند فریاد کی اور وہ فریاد رسی یعنی امداد نہیں کر سکتا۔تو اب غیبت پر مبنی فریاد نہ سنے بلکہ حتی الامکان اچھے انداز میں بچے کو ٹال دے

بچوں سے صادر ہونے والی غیبت کی 22 مثالیں:

میر اکھلونا توڑ دیا ہے میری ٹافی چھین کر کھالی میری آئسکریم گراد ی مجھے پیچھے سے '' ہائو '' کر کے ڈرا دیتا ہے' شریر کہیں کا مجھ پر بلی کا بچہ ڈالدیا مجھے '' گندا بچہ'' کہہ کر چڑاتا ہے میر ی نوٹ بک پھاڑ دی مجھے دھکا دے کر گرا دیا میرے کپڑے گندے کر دیئیے اپنی بابا سائیکل میرے پائوں پر چڑھا دی اپنے کپڑے گندے کر دیتا ہے وہ گندابچہ ہے امی کے پاس میری چغلیاں لگاتا ہے جھوٹ بول کراستادسے مجھے مار کھلائی تھی امی مدرسے کا بولتی ہے تو روتا ہے منی امی کو مارتی ہے استاد نے اس کو کل '' مرغا '' بنایا تھا اتنا بڑا ہو گیا مگر نپل چوستا ہے ہر وقت اس کی ناک بہتی رہتی ہے روز پنسل گما دیتا ہے اس دن ابو کی جیب سے پیسے چرا لئے تھے اس دن امی نے اس کی خوب پٹائی لگائی تھی۔

بچوں کو جھوٹے بہلاوے مت دیجئے:

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صفحات پر مشتمل کتاب ' ''بہار شریعت''حصہ 16 صفحہ 159تا160پر ہے:ابو داوٗدو بیہقی نے عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی' کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے۔میری ماں نے مجھے بلایا کہ آئو تمہیں دوں گی۔حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انھوں نے کہا' کھجور دوں گی۔ارشاد فرمایا: ''اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذمے جھوٹ لکھا جاتا۔''(سنن ابوداوٗد ج۴ ص۳۸۷حدیث ۴۹۹۱)

دیکھا آپ نے ! بچوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں، افسوس ! آج کل بچوں کو بہلانے کیلئے اکثر لوگ جھوٹ موٹ اس طرح کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے لئے کھلونے لائیں گے ، ہوائی جہاز لا کر دیں گے وغیرہ۔اسی طرح ڈرانے کیلئے اکثر مائیں بھی جھوٹ بولدیا کرتی ہیں کہ وہ بلی آئی ، کتا آیا وغیرہ۔جن لوگوں نے ایسا کیا ان کو چاہئے کہ سچی توبہ کریں۔

غیبت زنا سے بھی سخت تر ہے:

مصطفٰے جان رحمت ،شمع بزم ہدایت،نوشۂ بزم جنت،منبع جودوسخاوت، سراپا فضل و رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلمنے ارشاد فرمایا: **اَلْغِیبة اشد من الزنا** یعنی غیبت زنا سے سخت تر ہے۔لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! غیبت زنا سے زیادہ سخت کیونکر ہے؟ فرمایا: "مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبو ل فرماتاہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی، جب تک وہ نہ معاف کردے جس کی غیبت کی ہے۔" (شعب الایمان ۵ ص۳۰۶ حدیث ۶۷۴۱)اورحضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ "زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔"(ایضاً حدیث ۶۷۴۲)

میں سمجھا شاید تونے غیبت کی ہے:

ایک نوجوان حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آ کر عرض گزار ہوا: مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے ، شرم کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بیان کرنے کی بھی ہمت نہیں۔پھر کچھ دیر کے بعدکہنے لگا:افسوس ! میں

نے زنا کیا ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:"میں تو سمجھا تھا کہ شاید تو نے غیبت کا گناہ کیا ہے! "(تذکرۃ الاولیاء ص۱۷۳)

غیبت زنا سے کب سخت ہے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!دیکھاآپ نے! غیبت کس قدر زیادہ تباہ کار ہے ! البتہ یہ ذہن میں رہے کہ جس زنا میں حقوق العباد شامل نہیں صرف اس زنا سے غیبت سخت تر ہے۔ غیبت میں حق العبد یعنی بندے کا حق اس صورت میں شامل ہو گا جبکہ جس کی غیبت کی ہے اس کو پتا چل جائے کہ فلاں نے میری غیبت کی ہے اور اب غیبت کرنے والے کیلئے توبہ کے ساتھ ساتھ اس سے معافی مانگنی بھی ضروری ہے جس کی غیبت کی ہے ورنہ خالی توبہ کافی تھی۔

غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی:

حضرت سیدنا فقیہ ابو لیث سمر قندی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں ہوتی{1}جو مال حرام کھاتا ہو {2}جو بکثرت غیبت کرتا ہو{3} جو کہ مسلمانوں سے حسد رکھتا ہو۔(تنبیہ الغافلین ص۹۵)

جنت کی ضمانت:

نبیوں کے سلطان ،رحمت عالمیان ، سردار دو جہان، محبوب رحمٰن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا فرمان برکت نشان ہے:جو شخص اپنے گھر میں بیٹھ رہے اور کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے (جنت کا) ضامن ہے۔(المعجم الا وسط للطبرانی ج۳ص۴۶حدیث۳۸۲۲)

جنت میں آقا کا پڑوسی:

حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح نماز پڑھتا ہو، اس کے عیال (یعنی گھر والے) زیادہ اور مال کم ہو اور وہ شخص مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہومیں اور وہ جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے۔(یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی ملا کر دکھایا) (مسند ابی یعلٰی ج۱ ص۴۲۸ حدیث۹۸۶)

غیبت کے مختلف انداز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت صرف زبان ہی سے نہیں اور طریقوں سے بھی کی جا سکتی ہے مثلاً {1} اشارے سے{2}لکھ کر{3}مسکرا کر(مثلاًآپ کے سامنے کسی کی خوبی بیان ہوئی اور آپ نے طنزیہ انداز میں مسکرا دیا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ"تم بھلے تعریف کئے جاؤ، میں اس کو خوب جانتا ہوں!"){4} دل کے اندر غیبت کرنا یعنی بد گمانی کو دل میں جما لینا۔مثلاً بغیر دیکھے بلا دلیل یا بغیر کسی واضح قرینے کے ذہن بنا لینا کہ" فلاں میں وفا نہیں ہے۔" یا فلاں نے ہی میری چیز چرائی ہے " یا " فلاں نے یوں ہی گپ لگا دیا ہے" وغیرہ{5}الغرض ہاتھ ،پاؤں،سر، ناک، ہونٹ ، زبان ، آنکھ ، ابرو ، پیشانی پر بل ڈال کریا لکھ کر، فون پر SMS کر کے ، انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذریعے ، برقی ڈاک (یعنیE.MAIL) سے یا کسی بھی انداز سے کسی کے اندر موجود برائی یا خامی دوسرے کو بتائی جائے وہ غیبت میں داخل ہے۔

غیبت سننا بھی حرام ہے:

خاتم المُرسلین، رحمۃٌ للعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے گانا گانے اور گانا سننے سے اور غیبت کرنے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔(الجامع الصغیر للسیوطی ص۵۶۰حدیث۹۳۷۸)حضرت علامہ عبد الرءوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں : غیبت سننے والا بھی غیبت کرنے والوں میں سے ایک ہوتا ہے۔(فیض القدیر ج۳ ص۶۱۲ تحت الحدیث۳۹۶۹)

غیبت میں شرکت کے تمام انداز گناہ ہیں:

غیبت سننے پر خوش ہونا اور اس کی طرف توجہ سے کان لگانا دلچسپی لیتے ہوئے ہاں 'ہوں' ہیں'جی وغیرہ آوازیں نکالنا بھی غیبت ہے۔غیبت سننے والے کی اس حرکت سے غیبت کرنے والے کو مزید تقویت ملتی ہے اور وہ مزید بڑھ چڑھ کر غیبت کرتا ہے ' اسی طرح غیبت سن کر خوشی اور تعجب کااظہار بھی گناہ ہے مثلاً حیرت کے ساتھ کہنا: ارے! یہ ایسا شخص ہے! میں تو اس کو اچھا آدمی سمجھتا تھا۔دلچسپی کے ساتھ غیبت سننے' تعجب کا اظہار کرنے' ہاں میں ہاں ملانے کے انداز میں سرہلانے وغیرہ میں غیبت کرنے والے کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی کا سامان ہے بلکہ ایسے موقع پر بلا اجازت شرعی خاموش رہنے والا بھی غیبت میں شریک ہی مانا جائیگا۔(ماخوذ از : احیاء العُلوم ج۳ ص۱۸۰)

بادشاہ کی سڑی ہوئی لاش:

ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے حضرت سیدنا میمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک بادشاہ کی برائیاں بیان کرنا شروع کردیں ' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خاموشی سے سنتے رہے 'خوداس کے بارے میں کوئی اچھی یا بری بات نہیں کی۔جب رات سوئے تو خواب میں

دیکھا کہ اسی بادشاہ کی سڑی ہوئی بدبودار لاش آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے رکھی ہے اور ایک آدمی کہہ رہا ہے: "اسے کھاؤ!" فرمایا: میں اسے کیوں کھاؤں؟اس نے جواب دیا :اس لئے کہ تمہارے سامنے اس بادشاہ کی غیبت کی گئی تھی۔فرمایا: مگر میں نے تو اس کے بارے میں کوئی اچھا یا برا کلام نہیں کیا !جواب ملا: لیکن تم اس کی غیبت سننے پر رضا مند تھے۔(صفۃ الصفوۃ لابن الجوزی ج۳ص۱۵۴)حضرت سیدنا حزم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنامیمون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود کسی کی غیبت کرتے نہ اپنے سامنے کسی کو غیبت کرنے دیتے بلکہ اگر کوئی غیبت کرنے کی کوشش کرتا تو اسے منع فرما دیتے اگر وہ باز آجاتا تو ٹھیک ورنہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوتے۔(حلیۃ الاولیاء ج۴ ص۱۲۷رقم ۴۸۱۳)

سیاسی تبصروں کی بٹھکیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ سیاسی قائدین ‘ ارباب اقتدار اور حکمران طبقے کی غیبت کی بھی کھلی چھوٹ نہیں۔صد کروڑ افسوس!آج کل شاید ہی ہماری کوئی نشست ایسی ہو جس میں کسی سیاسی لیڈر یا وزیر یا قومی یا صوبائی اسمبلی کے کسی رکن کی عزت کی دھجیاں نہ اڑائی جاتی ہوں۔کبھی وزیر اعظم ہدف تنقید ہوتا ہے توکبھی صدر،کبھی وزیر اعلیٰ کی شامت آتی ہے تو کبھی گورنر کی۔مختلف لوگوں کی متعلق نام بنام زور دار منفی(NEGATIVE) بحثیں کی جاتیں ‘ جی بھر کر کیچڑ اچھالا جاتا اور ایک سے ایک برے نام رکھے جاتے ہیں۔غور سے سنئے ! رب کائنات عزوجل پارہ 26سورۃ الحجرات آیت نمبر 11 میں ارشاد فرماتا ہے:(پ۲۶الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان:اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔

فرِشتے لعنت کرتے ہیں:۔دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 300 صفحات پر مشتمل کتاب آنسوئوں کادریا صفُحہ 246تا 247پر یہ حدیث پاک لکھی ہے: حضرت سیدنا سعیدبن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور،دوجہاں کے تاجور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کاارشاد حقیقت بنیادہے: جس نے کسی مسلمان کو اس کے نام کے علاوہ کسی لفظ(یعنی برے نام)سے پکارا اس پر ملائکہ لعنت بھیجتے ہیں۔ (الجامع الصغیر للسیوطیص۵۲۵حدیث۸۶۶۶)

تصور مرشد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

صَلّوا علی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعالیٰ علیٰ مُحَمَّد

شریعَت وطریقت کے اَحکام

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔کہ شریعَت مَنْبَع ہے ، اور طریقت اس میں سے نکلا ہوا ایک دریا ہے۔ عُموماً ! کسی مَنْبَع یعنی پانی نکلنے کی جگہ سے اگر دریا بہتاہو، تو اسے زمینوں کو سیراب کرنے میں مَنْبَع کی حاجت نہیں ہوتی۔لیکن شریعَت! وہ منبع ہے کہ اس سے نکلے ہوئے دریا، یعنی طریقت کو، ہر آن اس کی حاجت ہے۔اگر شریعَت کے مَنْبَع سے طریقت کے دریا کا تعلق ٹوٹ جائے، تو صرف یہی نہیں، کہ آئندہ کیلئے اس میں پانی نہیں آئے گا، بلکہ یہ تعلق ٹوٹتے ہی دریائے طریقت فوراً فنا ہو جائے گا۔ (مقال عرفاء با عزاز شرع و علمائ)

احکام شریعَت

حضرت جُنید بَغدادی علیہ رَحمۃ الھادی کے سامنے کسی شخص نے معرِفت پر گفتگو کرتے ہوئے

کہا: کہ کیا اہلِ معرِفت، ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں، کہ جہاں ان کو عمل کی ضَرورت نہیں رہتی اور وہ ظاہری اعمال چھوڑ دیتے ہیں۔

آپ علیہ الرحمۃ نے ارشادفرمایا! کہ اس طرح خیال کرنا ، یا اس بات کا یقین کرنا، گناہِ عظیم ہے۔اور جو شخص اس بات کا قائل ہو، اس سے تو چور اور زانی بہتر ہے۔

مزیدارشاد فرماتے ہیں!کہ میں اگر ہزار برس زندہ رہوں، تو فرائض و واجبات تو بڑی چیز ہیں، جو نوافل و مستحبات مقرر کرلئے ہیں بے عذرِ شرعی ان میں سے کچھ کم نہ کروں۔ (الیواقیت والجواہر فی بیان عقائدالاکابر،طبقات الصوفیہ رسالہ قشیریہ)

قبلہ شریف کا اَدَب

حضرت بایزید بُسطامی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے ملنے گئے۔جو! زُہدو ولایت کا دعویدار تھا۔آپ کے سامنے اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔آپ اس سے ملے بِغیر واپس آگئے اور فرمایا ! یہ شخص شریعَت کے ایک اَدَب کا امین نہیں ہے، تو اَسرارِالٰہی پر کیونکر امین ہوگا۔

مزید فرمایا !اگر تم کسی میں (بظاہر) بڑی کرامتیں دیکھو۔ یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑتا ہو، تب بھی اس سے دھوکہ نہ کھانا۔جب تک اسے شریعَت کی کسوٹی پر نہ پرکھ لو۔(الرسالۃ القشیریۃ ، ابویزید بن طیفور بن عیسی البسطامی ، ص ۳۸ ، ۳۹)

شَرِیْعَت کے خلاف عمل

حضرت قطبِ ربانی شاہ محمد طاہر اشرف جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!کہ اگر کوئی شخص ہوا پر اُڑ رہا ہو، پانی پر چلتا ہو، یا(بظاہر) کتنا ہی صاحبِ کمال نظر آئے، لیکن شریعَت کے خلاف عمل پیراہو، تو اس شخص یا (نام نہاد پیر)کو باکمال بُزرگ نا جانے، وہ یقینا کوئی شُعبُدَہ باز (یعنی دھوکے باز)ہوگا۔ (صراط الطالبین صفحہ ۱۹۱)

روحانی ترقی

حضرت نظامُ الدین اولیاء رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں ! آدمی روحانی ترقی میں حقیقت تک پہنچ جائے، اور وہاں

اس سے کوئی خطا سرزد ہو جائے اور وہ نیچے گرایا جائے، تو حقیقت سے نیچے مقامِ طریقت میں گرے گا۔ اور اگر طریقت میں کوئی غلطی ہو، تو شریعَت میں گرے گا۔ لیکن اگر شریعَت میں غَلَطی ہوجاے تو نیچے کا دَرَجہ دوزخ ہی ہے۔ گویا سب سے اہم حفاظت شریعَت ہی کی حفاظت ہے۔ (فوائدالفوائد)

غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! اگر حدودِ شریعَت میں سے کسی حد میں خلل آئے، تو جان لے تو فتنے میں پڑا ہے اور بیشک شیطٰن تیرے ساتھ کھیل رہا ہے۔ (طبقاتِ اولیاء ج ۱ ص ۱۳۱)

حضرت ابوسعید خراز علیہ الرحمۃ نے فرمایا! ہر وہ بات جو ظاہر کے مخالف ہو باطل ہے۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ابو سعید احمد بن عیسی الخزاز، ص ۶۱)

شیخ اَحمد زروق علیہ الرحمۃ نے فرمایا! جو پیر سنت کو نہ اپنا سکا۔ اس کی اتباع دُرُست نہیں۔ خواہ وہ (بظاہر) ہزار کرامتیں دکھائے۔ (وہ سب اِستدراج یعنی دھوکا ہے)۔ (حقائق عن التصوف، الباب الخامس، التحذیر من الفصل بین الحقیقۃ الشریعۃ، ص ۴۸۷)

قرآن وسنت

حضرت جُنید بَغدادی علیہ رَحمۃ الھادی نے فرمایا ! ہماری طریقت قرآن و سنت کے ساتھ مشروط ہے۔ اور راہ طریقت! نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلِہٖ وسلم کی پیروی اور سنت کی تابعداری کے بِغیر طے نہیں ہو سکتی۔ (اَیضاً)

اَولیائِ کاملین رحمھم اللہ آسمانِ ولایت کے دَرَخشندہ ستارے ہونے کے باوُجود عمل میں کمی کرنا تو دور کی بات! بلکہ اعمالِ صالحہ کی کثرت کے باوُجود عاجزی کے عظیم پیکر ہوا کرتے تھے۔

مقامِ غور

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے والد بُزُرگوار رئیسُ المُتَکَلِّمِین سَیِّدی علامہ مولانا نقی علی خان قُدِّسَ سِرُّہ اکابر مشائخ کِرام رَحِمَھُمُ اللّٰہ کے عاجزی کے قول نقل فرماتے ہیں

منقبت

حال بے حال ہے میرا مرشد

حال بے حال ہے میرا مرشد	بندہ مشکل میں ہے تیرا مرشد
اس سے پہلے بھی تو سنبھالا ہے	پھر سہارا ہو میں گرا مرشد
میں بھی نظریں جھکالوں کم بولوں	بد نگاہی سے جاں چھڑا مرشد
ترے جتنے ہیں اور ہونگے جو	ان سبھی سے ہوں میں برا مرشد
میں برا ہوں مگر یہ ڈھارس ہے	جیسا ہوں میں ہوں ترا مرشد
آخری وقت ہے مگر پھر بھی	زور عصیاں کا ہے بڑھا مرشد
تری شفقت کہ مجھے سا گندا بھی	ترے قدموں میں ہے ترا مرشد
یہ ہے ترا گدا ترے دم سے	ناتواں پھر بھی ہے کھڑا مرشد